ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

19

www.tanzeem.org

16 تا 22 جمادی الاولیٰ 1430ھ / 12 تا 18 مئی 2009ء

’امن‘ اور ’تہذیب‘ کی من مانی تعریفیں

کون کس کے گھر میں گھسا؟ کس نے کس کی سجدہ گاہ چھینی؟ کون اپنے گھر اور اپنی سجدہ گاہ میں گھس آنے والے جارحیت پسندوں کو روکنے کا ’جرم وار‘ ہوا ہے؟ ذرا ایک نظر دیکھ تو لو، کون اپنے گھر کے اندر ہے اور اپنے گھر اور اپنی مسجد کی دیواریں تھام کر کھڑا ہے اور کون اپنے گھر سے باہر ہے اور ”دوسرے“ کے گھر میں کہرام برپا کیے ہوئے ہے اور ”اُس“ کی مسجد گرانے کے درپے ہے؟ یہ سب سوال غیر متعلقہ ہیں...... ’امن‘ اور ’تہذیب‘ کی تعریف اب انبیاء نہیں کریں گے بلکہ تاریخ انسانی کا بدقماش یہودی ٹولہ کرے گا جو نبیوں اور کلمۂ حق کہنے والے صدیقوں کا خون کرتا رہا......!

دنیا کے مفہومات کو سرتا پیر الٹنا تھا، سو یہ واقعہ ہو چکا۔ دیکھنا یہ ہے، اپنی اس دنیا کے لئے اصطلاحات کون آج انبیاء سے لیتا ہے اور کون اس موضوع پر ان مُفسِدِین فی الارض کے فلک میں گردش کرتا ہے جو ہمیشہ سے یہاں کلمہ گویانِ حق کے خون کے پیاسے پائے گئے اور جنہیں آج جا کر ’امن‘ اور ’تہذیب‘ کی من مانی تعریف کرنے اور ’عالمی برادری‘ کی قیادت فرمانے کا اندھا حق مل چکا ہے؟!

دنیا کے سب پڑھے لکھے سفیہ آج انہی کے پیروکار ہیں، اور انہی کے لئے تالیاں پیٹنے پر مامور۔ بخدا آنے والے دن ایمان کا معرکہ لے کر آ رہے ہیں اور نہایت با کمال معرکہ...... انبیاء کا دم بھرنے والے اب نہ جانیں تو کب جانیں گے؟

پس آج کتنے ہی ’غیر مہذب‘ عالم اسلام کے اندر اپنے گھروں اور مسجدوں سے دستبردار نہ ہونے کی ضد کر کے ’امنِ عالم‘ کے لئے خطرہ، دیکھے جا رہے ہیں، صرف ’اُن کی‘ نظر میں نہیں ہمارے اپنے ’مسلم‘ میڈیا میں؟!...... خود ہمارے فرزندوں کو ’امنِ عالم‘ کی آج یہی تعریفیں رٹائی جا رہی ہیں!

حامد کمال الدین

اس شمارے میں

اب یا کبھی نہیں

نفاذِ شریعت کی اہمیت

وائٹ ہاؤس کے مکینوں کے نام

عیسائیوں کی ایک مذموم جسارت

آزاد رہنے کی قیمت

تشویش بڑھتی جا رہی ہے

خدارا دینی احکامات کی دھجیاں نہ اُڑائیں

طالبان کا خوف اور ہماری ذمہ داریاں

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

الھدیٰ (371)

سورۃ الاعراف

(آیات:131تا136)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

﴿فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّـتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَـكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَـرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَـمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَـنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ‌ ۚ لَـئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَـنُؤۡمِنَنَّ لَـكَ وَلَـنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾﴾

”تو جب اُن کو آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم اس کے مستحق ہیں۔ اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰ“ اور اُن کے رفیقوں کی بدشگونی بتاتے۔ دیکھو اُن کی بدشگونی خدا کے ہاں (مقدر) ہے، لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔ اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس (خواہ) کوئی ہی نشانی لاؤ تاکہ اس سے ہم پر جادو کرو، مگر ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ تو ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کتنی کھلی ہوئی نشانیاں بھیجیں۔ مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گناہ گار۔ اور جب اُن پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ موسیٰ“ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جیسا اُس نے تم سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے عذاب کو ٹال دو گے تو ہم تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیں گے۔ پھر جب ہم ایک مدت کے لئے جس تک اُن کو پہنچنا تھا اُن سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے۔ تو ہم نے اُن سے بدلہ لے کر ہی چھوڑا کہ اُن کو دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن سے بے پروائی کرتے تھے۔“

سنت اللہ کے مطابق فرعونیوں پر پے در پے قحط آئے۔ اس دوران جب کبھی حالات بہتر ہو جاتے تھے تو وہ کہنے لگتے کہ یہ خوش حالی تو ہمارے ہی لئے ہے، یہ ہماری محنت اور پلاننگ کا ثمرہ ہے، اور جب انہیں کوئی تکلیف آتی تو اُسے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست شمار کرتے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اُن کی نحوست اور شومئی قسمت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن ان کی اکثریت سمجھتی نہیں۔ کبھی وہ تعدی کے انداز میں کہتے، اے موسیٰ علیہ السلام تم اپنے جادو کے زور سے ہمارے اوپر جو چیزیں لا رہے ہو، مصیبتیں ڈال رہے ہو، یہ اس لئے ہے تاکہ تم ہم پر جادو کرو، مگر ہم اس کے باوجود ثابت قدم ہیں، اپنے عقائد اور اپنے نظام پر ڈٹے ہوئے ہیں، ہم ہرگز آپ کی بات ماننے والے نہیں۔

فرعونیوں پر اللہ تعالیٰ نے زیادہ بڑی مصیبتیں بھیجیں۔ اُن پر طوفان آیا اور ٹڈی دل حملہ آور ہوئے، جس سے اُن کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ پھر اُن پر چیچڑیاں بھیجیں جو کھٹمل کی طرح خون چوستی تھیں۔ اور اُن پر مینڈک اس کثرت سے ہو گئے کہ جو برتن بھی اٹھاتے اُس کے اندر سے مینڈک نکلتا، یہاں تک کہ سالن میں سے مینڈک نکلتے۔ اور پھر اُن پر خون کی بارش بھیجی۔ یہ تھیں اللہ تعالیٰ وہ نشانیاں جو اس نے وقفے وقفے سے اُن پر بھیجیں۔ اُن پر ایک کے بعد دوسری مصیبت پڑتی۔ اس کے باوجود وہ استکبار پر اڑے رہے۔ وہ بڑے ہی ضدی مجرم لوگ تھے۔

اب اُن کی اکڑفوں کم ہونے لگی۔ چنانچہ جب اُن پر عذاب آتا تھا تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہتے تھے کہ اپنے رب سے دعا کرو جو اس کے ساتھ تمہارا قول و اقرار ہے کہ وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ اگر اس نے ہم سے یہ عذاب ہٹا دیا تو ہم ضرور تمہاری بات مان لیں گے، اور ہم بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ اس ملک سے جانے دیں گے۔ فرعونی بنی اسرائیل کو اس لئے مصر سے نہیں جانے دیتے تھے کہ وہ اُن کے لئے بڑے سستے مزدور تھے اور اُن کی حیثیت غلاموں کی تھی۔ وہ اُن سے بڑے بھاری پُر مشقت کام کرواتے تھے۔ اہرام مصر کی تعمیر کے دوران سینکڑوں نہیں، ہزاروں اسرائیلی دب کر مرے۔ جب تعمیر کے دوران اُن پر کوئی چٹان گرتی تو سینکڑوں اسرائیلی نیچے پس جاتے۔ یوں اسرائیلی مصریوں کے خدمت گار تھے، لہٰذا وہ انہیں چھوڑنے کے لئے بآسانی تیار نہ ہوتے تھے۔ البتہ جب مصیبت کے وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے تنگی دور کرنے کی دعا کریں تو کہتے کہ مصیبت دور ہو جائے تو ہم بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب اللہ اُن سے ایک مدت تک کے لئے مصیبت دور کر دیتا تھا، تو وہ اپنے عہد سے پھر جاتے اور وعدہ توڑ ڈالتے تھے۔ پھر انجام کار اللہ نے اُن سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا، اس لئے کہ انہوں نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلایا اور وہ ان سے تغافل برتتے رہے۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

دنیا سے محبت کرنے کا نقصان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:((مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی)) (مشکوٰۃ)

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا سے پیار کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو ضرور نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو ضرور بگاڑتا ہے۔ لوگو دائمی کو عارضی پر ترجیح دو۔“

تا خلافت کی بنا' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

قیامِ خلافت کا نقیب

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

جلد 18
16 تا 22 جمادی الاولیٰ 1430ھ
12 تا 18 مئی 2009ء
شمارہ 19

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67۔اے' علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو لاہور۔54000
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن' لاہور۔54700
فون: 03-5869501
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 10 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ......300 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا ---------------- (2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اب یا کبھی نہیں!

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ النحل کی آیت 112 میں فرماتا ہے ''اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے، کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی، ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا۔ مگر اُن لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُن کے اعمال کے سبب اُن کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا۔'' اللہ رب العزت نے قدیم دور کی جس بستی کا ذکر کیا ہے وہ اُس دور کی ایک خوشحال بستی تھی لیکن اُس نے کفرانِ نعمت کیا تو وہ اللہ کی پکڑ میں آ گئی۔ اِس آیت کریمہ کا متن غور سے پڑھیں، بار بار پڑھیں، ترجمہ پر غور کریں، کیا یہ مثال مکمل طور پر نہ سہی لیکن کافی حد تک پاکستان پر منطبق نہیں ہوتی؟ آزادی کے بعد کون سی دنیوی نعمت تھی جو ہمیں حاصل نہیں ہو گئی تھی۔ 1947ء سے پہلے مسلمانوں کے پاس جتنی سائیکلیں تھیں اُن سے کہیں زیادہ چمکدار لمبی گاڑیاں آ گئیں۔ تجارتی منڈیوں میں مسلمان پلّے دار تھے یا زیادہ سے زیادہ منشی کا کام کرتے تھے وہ کارخانوں کے مالک بن گئے۔ کلرکی کو جو ترستے تھے اُنہیں اعلیٰ سرکاری عہدے مل گئے۔ کاروبار میں اتنی ترقی ہوئی کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں بھارت کی کرنسی پاکستان سے بہت کمتر تھی۔ ہم نے حصول دنیا کو اپنا ہدف بنا لیا مادہ ہمارا معبود بن گیا۔ خونی رشتے، دیرینہ تعلق اور دوستیاں سب کچھ سرمائے اور دولت کے سامنے ہیچ ہو گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بر و بحر میں فساد برپا ہو گیا۔ اذیت ناک حقیقت یہ ہے کہ ہم ساتویں عالمی ایٹمی قوت ہیں لیکن ہم پر خوف اور بھوک مسلط ہے۔ ہم ایک ایسی جنگ میں ملوث ہو گئے ہیں جس کا کوئی سر پیر نہیں ہے، جو بے چہرہ ہے، جسے عوام کی اکثریت اپنی جنگ ماننے کو تیار نہیں، جو ہمیں گن پوائنٹ پر لڑوائی جا رہی ہے۔ اس جنگ میں ہم ایک ایسے ملک کے اتحادی ہیں جو ہر روز ہمارے راستے میں کانٹے چنتا ہے، جو بے دریغ ہمارے جسم پر زخم لگاتا ہے۔ وہ ہمیں اندھیرے غار میں دھکیل رہا ہے۔ صوبہ سرحد اور آزاد قبائلی علاقوں میں صورت حال یہ ہے کہ گولے برس رہے ہیں، لاشیں گر رہی ہیں، جنازے اُٹھ رہے ہیں لیکن مارنے والے نہیں جانتے کہ ہم کیوں مار رہے ہیں اور مرنے والے نہیں جانتے کہ ہمیں کیوں مارا جا رہا ہے۔ عوامی سطح پر ذہنی انتشار اور افتراق کا یہ عالم ہے کہ اندھی گولی سے مرنے والے کو زید دہشت گرد قرار دیتا ہے اور بکر اُسے اسلام کا شہید کہتا ہے۔ علماء کرام کا فکری انتشار اور اعتقادی اختلاف اِس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ ایک مکتبہ فکر صوفی محمد کو اسلام کا سپاہی اور دوسرا اسلام کا باغی قرار دیتا ہے۔ لسانی اختلافات نے بھی پاکستانی مسلمانوں کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بنا دیا ہے۔ ایم کیو ایم اور اے این پی دونوں سیکولر جماعتیں ہیں، لیکن کراچی میں پختون اور مہاجر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ بلوچستان بارود کا ڈھیر بنا ہوا ہے۔ صوبائی خودمختاری کا مطالبہ مکمل آزادی کے نعرے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ہمارے اتحادیوں کو جنوبی پنجاب میں بھی طالبان نظر آنے لگے ہیں۔ طالبان کا ہوّا بالکل اُسی انداز میں کھڑا کیا جا رہا ہے جیسے عراق پر حملے سے پہلے WMD یعنی Weapons of Mass destruction کا افسانہ گھڑا گیا تھا اور وہاں مکمل تباہی و بربادی پھیلانے کے بعد اعتراف کر لیا گیا کہ خطرناک اسلحے کی اطلاعات غلط تھیں۔ ایک اور مضحکہ خیز اور احمقانہ بات پھیلائی جا رہی ہے کہ طالبان اور شدت پسند پاکستان کے ایٹمی اسلحہ پر قبضہ کر سکتے ہیں، جیسے یہ اسلحہ کسی اتوار بازار میں برائے فروخت موجود ہو۔ درحقیقت ایک اسلامی ملک کا ایٹمی قوت کا حامل ہونا عالم کفر کو کسی صورت قبول نہیں اور دہشت گردی کے خلاف جنگ ایک عذرِ لنگ ہے جو اِس اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تراشا گیا ہے۔

پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے حوالہ سے امریکہ ایک بار پھر کامیاب ہو گیا ہے۔ نفاذ شریعت ریگولیشن توپ کے گولوں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ کی زد میں ہے، لیکن اِس شر سے یہ خیر برآمد ہوا کہ دنیا بھر میں پاکستان میں نفاذِ شریعت کا شور اٹھا ہے۔ ہم علمائے کرام اور خدام الدین کی خدمت عالیہ میں عرض گزار ہیں کہ جن حضرات کو صوفی محمد کی ذات سے یا اُن کے نفاذ شریعت کے انداز سے اور طالبان سے (باقی صفحہ 17 پر)

شاہیں

[بالِ جبریل]

کیا میں نے اُس خاکداں سے کنارا — جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ!
بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو — ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ!
نہ بادِ بہاری، نہ گلچیں، نہ بلبل — نہ بیماریٔ نغمۂ عاشقانہ!
خیابانیوں سے ہے پرہیز لازم — ادائیں ہیں ان کی بہت دلبرانہ!
ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری — جوانمرد کی ضربتِ غازیانہ
حمام و کبوتر کا بھوکا نہیں میں — کہ ہے زندگی باز کی زاہدانہ!
جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا، — لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ!
یہ پورب، یہ پچھم، چکوروں کی دنیا — مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ!

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ!

علامہ اقبال کے پورے فکری نظام اور اُس کے تحت ہونے والی اردو فارسی شاعری میں شاہین بنیادی اور مرکزی کردار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاہین پرندوں کی دنیا کا درویش ہے۔ اِس پرندے میں اسلامی فقر کی تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ خوددار اور غیرت مند ہے۔ اوروں کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ لاتعلق اور بے نیاز ہے کہ اپنا آشیانہ بھی نہیں بناتا۔ بلند پرواز ہے۔ خلوت پسند ہے۔ تیز نگاہ ہے۔

1۔ شاہین دوسرے پرندوں کی طرح شہروں یا دیہات میں نہیں رہتا اور نہ بعض پرندوں کی طرح پنجرے میں رہ کر دوسروں کی مدد سے زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اِس بات کو گوارا نہیں کر سکتا کہ دوسرے اُسے دانہ پانی دے دیا کریں اور نہ وہ اِس دنیا میں رہنا پسند کرتا ہے، جہاں اُسے بے محنت و مشقت رزق حاصل ہو جائے۔ اس کا رزق ”آب و دانہ“ نہیں ہے، بلکہ وہ اپنا رزق اپنی قوتِ بازو سے پیدا کرتا ہے۔ کہتا ہے: ”میں نے اس دنیا سے رشتہ توڑ دیا ہے جہاں رزق کو آب و دانہ کا نام دیا گیا ہے“۔ مطلب یہ ہے کہ میں زمین پر بکھرے ہوئے دانے پانی پر گزارہ نہیں کرتا، بلکہ اپنا رزق اونچی فضاؤں میں تلاش کرتا ہوں۔

2۔ ابتدائے آفرینش سے میری فطرت میں فقر و درویشی کی صفات ودیعت کر دی گئی ہیں، اسی لیے صحراؤں کی خلوت میرا پسندیدہ مقام ہے۔

3۔ اس لیے کہ صحرا میں نہ بہار کا موسم ہوتا ہے۔ نہ پھول ہوتے ہیں۔ تو پھر پھولوں کو توڑنے والا کہاں سے آئے گا۔ نہ یہاں بلبل ہوتی ہے اور نہ یہاں عشق و محبت کے نغموں سے پیدا ہونے والی بیماری کا کوئی وجود ہوتا ہے۔ مجھے یہی فضا راس آتی ہے۔

4۔ باغوں کی فضاؤں میں بسنے والے نرم و نازک لوگوں کا وجود مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا، اس لیے کہ ان میں مردانہ صفات کی بجائے معشوقوں کے سے انداز ہوتے ہیں، جبکہ میری فطرت تو جرأت و مردانگی سے عبارت ہے۔

5۔ یوں بھی صحرا میں زندگی بسر کرنے والے جوانمردوں کا وار زیادہ بھرپور، قوی اور کاری ہوتا ہے کہ صحرا کی ہوائیں اسے زیادہ تقویت بخشتی ہے۔

6۔ حمام: وہ پرندہ جس کے گلے میں طوق ہو، مثلاً فاختہ، قمری یا طوق والا کبوتر۔ شاہیں کہتا ہے کہ میں فاختہ اور کبوتر جیسے مسکین پرندوں کے گوشت کا بھوکا نہیں ہوں، اس لیے کہ میں تو درویشوں اور زاہدوں کی سی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔

7۔ البتہ میرا اِن پرندوں پر جھپٹنا، پھر پلٹنا اور پلٹنے کے بعد پھر سے جھپٹنا، محض اُن کے شکار کی خاطر نہیں ہوتا، بلکہ یہ تو اپنے لہو کو گرم رکھنے کا ایک بہانہ ہے۔ اگر جسم میں لہو گرم نہ ہو اور اس کی روانی معطل ہو جائے تو ہر جاندار ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

8۔ یہ جو مشرق و مغرب کی فضا ہے، اس میں تو صرف چکور جیسے کمزور اور ناتواں پرندے بسر اوقات کرتے ہیں، جبکہ میں تو نیلگوں آسمانوں کی فضاؤں میں محوِ پرواز رہتا ہوں، جہاں عزم و ہمت اور حوصلہ درکار ہوتا ہے۔ کم ہمتی اور بزدلی مجھ جیسے جوانمردوں کا شیوہ نہیں۔

9۔ یہی میری صفات ہیں جن کی بنا پر مجھے پرندوں کی دنیا کا درویش کہا جاتا ہے، چنانچہ درویش کی مانند میں بھی کسی ایک مقام پر اپنا آشیانہ نہیں بناتا۔ میری دنیا تو لامحدود ہے۔

نفاذِ شریعت کی اہمیت......اور شریعت سے انحراف کے نتائج

سورۃ المائدہ کی روشنی میں

مسجد دارالسلام باغِ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب کے یکم مئی 2009ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[سورۃ المائدہ کی آیات 44 تا 47 کی تلاوت اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات! گزشتہ جمعہ میری گفتگو کا موضوع تھا: نفاذ شریعت ہمارے لئے لازمی ہے یا اختیاری؟ اس سوال کا پس منظر وہ بحث ہے جو سوات اور مالاکنڈ میں نفاذ شریعت معاہدے کے بعد نفاذ اسلام کے حوالے سے پورے ملک میں شروع ہو گئی ہے۔

ہمارے ہاں کچھ لوگ تو وہ ہیں جو سیکولر ہیں۔ یہ سیکولر (لادینی) نظام چاہتے ہیں۔ نظام شریعت انہیں کسی طور بھی گوارا نہیں۔ اپنی سیکولر سوچ کی بنا پر یہ نظام عدل ریگولیشن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ پاکستان اسلامی نظریے کے تحت حاصل کیا گیا تھا۔ اس کے قیام کا مدعا ایک ایسی ریاست تھی، جو اسلام کے نظام عدل اجتماعی کا عمدہ نمونہ اور دنیا کے لئے ایک بہترین مثال ہوتی۔ لیکن یہ لوگ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے بھی بیسیوں بیانات اور تقاریر کو جن میں قائد نے پاکستان کے اسلامی نظام کی تجربہ گاہ ہونے، قرآن کے ریاست کے دستور ہونے کی بات کہی تھی نظر انداز کر کے اُن کی تقریر کے ایک متنازعہ جملے کو سیاق وسباق سے کاٹ کر اپنے مطلب براری کے لئے استعمال کرتے ہیں اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ بانی پاکستان کے پیش نظر ایک سیکولر (لادین) ریاست کا قیام تھا۔ دراصل ان لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے، اسی لئے قائد کے واضح اور دوٹوک بیانات کو چھوڑ کر ایک متنازعہ جملے پر اپنے موقف کی عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے بقول قائداعظم سیکولر پاکستان چاہتے تھے اور یہ کہ دین دھرم ہر شخص کا پرائیویٹ معاملہ ہے، لہٰذا اسے اجتماعی نظام میں دخیل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ اندازِ فکر بانی پاکستان کے افکار کی غلط ترجمانی ہے ہی لیکن اس سے بڑھ کر دینی اعتبار سے انتہا درجے کی گمراہی ہے جو درحقیقت دین وشریعت سے بے وفائی اور بدترین غداری کے مترادف ہے۔

ایک دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں طالبان کی شریعت پسند نہیں، پھر یہ کہ جس طریقے سے وہ شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں، وہ درست نہیں۔ اگر آپ فی الواقع ایسا سمجھتے ہیں، آپ کو محض طالبان کے طریقے سے اختلاف ہے اور شریعت کا راستہ روکنا آپ کے پیش نظر نہیں ہے تو پھر آپ خود اپنے طریقے کے مطابق شریعت کا نفاذ کیجئے۔ طالبان کے طریقے سے نہیں، آئینی اور دستوری راستے سے اسلام نافذ کیجئے۔ آپ اس طور سے یہ کام کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ شریعت کا نفاذ یا عدم نفاذ اللہ تعالیٰ نے ہماری مرضی پر موقوف کیا ہے، خواہ ہم نافذ کریں یا نہ کریں...... اگر ہم اپنی قوم کا جائزہ لیں تو یہ دکھائی دے گا کہ مسلمانان پاکستان بالعموم یہی سمجھتے ہیں کہ شریعت کا نفاذ لازمی نہیں، یہ آپشنل معاملہ ہے۔ شریعت نافذ ہو جائے، تو یہ اچھی بات ہوگی، لیکن اگر نہ بھی ہو تو دینی حوالے سے ہم میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے اندر نفاذ شریعت کے لئے ذرا بھی تشنگی نہیں ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا کوئی احساس نہیں کہ شریعت جو اللہ کی عظیم نعمت ہے، ہم ایک عرصے سے اُس سے محروم چلے آ رہے ہیں، ہمیں اس کے لئے آواز اُٹھانی چاہیے اور منظم ہو کر اس کے نفاذ کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ نفاذ شریعت کے تعلق سے ہمارا یہ انداز فکر شریعت سے یکسر متصادم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہمیں شریعت عطا فرمائی، اور یہ اس لئے عطا کی گئی ہے کہ اسے نافذ کیا جائے۔ شریعت کی بہار سے چمنستانِ ہستی میں بندگیِ رب، عدل وانصاف، امن ومساوات، معاشی توازن اخوت وبھائی چارہ کے پھول کھلیں اور ان کی بھینی بھینی خوشبو سے پورا عالم معطر ہو جائے۔ نظام شریعت کے لئے قرآن حکیم میں دو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ ایک کتاب اور دوسرا میزان۔ سورۃ الحدید میں فرمایا:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (آیت:25)

''ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔''

نبی اکرم ﷺ کو جو کتاب عطا کی گئی وہ ''الھدیٰ'' قرآن حکیم ہے، اور میزان دراصل نظام عدل اجتماعی ہے، جس کے تحت ہر شخص کو اُس کا جائز حق ملے۔ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔ کوئی کسی کا حق غصب نہ کرے، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے۔ میزان علامت ہی عدل وانصاف کی ہے۔ اسی لئے ہمارے ہاں عدلیہ کی عمارت کے اوپر میزان (ترازو) کی علامت بنی ہوتی ہے۔ بہرکیف اللہ تعالیٰ نے یہ نظام اس لئے عطا فرمایا ہے کہ اسے قائم کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپ دین حق کو دیگر تمام ادیان باطلہ، ظالمانہ نظام ہائے زندگی پر غلبہ عطا فرمائیں۔ سورۃ الصف میں فرمایا گیا: ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو الہدیٰ (قرآن حکیم) اور دین حق کے ساتھ، تاکہ وہ اُسے تمام ادیان پر غالب کریں۔'' (آیت:9) اور جو لوگ اس نظام کے غلبہ کی راہ میں رکاوٹ بنیں اور ابلیسی نظام کو تحفظ دیں، اُن کے لئے اللہ نے لوہا اتارا، جس میں بڑی جنگی قوت ہے، تاکہ اس کے ذریعے ایسے لوگوں کی سرکوبی کی جائے۔ (بحوالہ سورۃ الحدید:25)

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک میں تریسٹھ سال گزرنے کے باوجود اسلام کا نظام عدل نافذ نہیں کیا جا سکا۔ اس ملک میں 97 فیصد مسلمان بستے ہیں، مگر ان پر نظام اُن کا نہیں، غیروں کا مسلط چلا آتا ہے۔ حالانکہ اس بات کو بھی تقریباً سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ نظام عدل کی فراہمی میں ناکام ہو گیا ہے۔ حال ہی میں پنجاب کی وزارت علیا جیسے اعلیٰ منصب پر فائز میاں شہباز شریف

بھی اعتراف کر چکے ہیں کہ یہ نظام لوگوں کو عدل مہیا نہیں کر سکا۔ ظاہر ہے، عدل پر مبنی کامل نظام تو صرف اسلام کا ہے۔ وہی صحیح معنوں میں عدل کی ضمانت دے سکتا ہے۔ ہم نے اِس نظامِ اسلام سے انحراف کر کے مجرمانہ غلطی کی ہے۔ آج دنیا تو ہمیں اپنے معیارات سے "فیلڈ سٹیٹ" قرار دیتی ہے، لیکن ہم فی الواقع جس محاذ پر فیل ہوئے ہیں، وہ نظریاتی ہے۔ نظریاتی محاذ پر اسلام نافذ نہ کر کے ہم نے دنیا کو یہ بتا دیا ہے کہ واقعی ہم ایک ناکام قوم ہیں۔

اسلام سے انحراف کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم مختلف بحرانوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ معاشی بدحالی کا عفریت ہمیں نگل رہا ہے۔ خوف اور وحشت کا طوفان ہمیں لپیٹ میں لے چکا ہے۔ صوبائیت اور علیحدگی پسندی کا خوفناک زلزلہ ملک کی جغرافیائی وحدت کو چرکے لگا رہا ہے۔ یہ تو اندرون ملک صورتحال ہے۔ خارجی سطح پر ہمارے دشمن ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کی منصوبہ بندی کو بڑی سرعت سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا یہ ضابطہ ہے کہ وہ شریعت کی نعمت عطا فرماتا ہے، تو لوگوں سے اِس کی پیروی کا عہد و میثاق بھی لیتا ہے، اگر وہ میثاق پر پورا اُتریں تو انہیں اللہ کی معیت اور نصرت و حمایت حاصل ہوتی ہے، لیکن اگر وہ اِس عہد سے پھر جائیں، تو پھر اللہ اُن پر اپنا عتاب نازل کرتا ہے۔ ہم سے پہلے بنی اسرائیل "مسلمان امت" تھے۔ وہ زمین پر اللہ کے نمائندے تھے۔ اللہ نے جب انہیں شریعت عطا کی، تو ساتھ ہی اُن سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ وہ شریعت کی پیروی کریں گے، "احکامِ عشرہ" کے مطابق زندگی بسر کریں گے، اُس کے نفاذ میں رسولؐ کی نصرت کریں گے...... اور انہیں یہ بتا دیا تھا کہ اگر ایسا کرو گے تو تمہیں میری معیت حاصل ہو گی...... یہود اس عہد سے پھر گئے، انہوں نے نہ تو خود شریعت پر عمل کیا اور نہ ہی اُسے نافذ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ سزا اُن پر لعنت کی، اُن کے دلوں کو سخت کر دیا، اور اُن کی ڈھٹائی کا یہ عالم ہو گیا کہ اللہ کے کلام کو بدلنے لگے۔ اللہ نے انہیں کتاب تورات سے فائدہ اُٹھانے کی جو نصیحت کی تھی، اُسے فراموش کر دیا۔ اس کا ذکر بایں الفاظ آیا ہے:

﴿وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ o فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ﴾

(المائدہ:13,12)

"اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا۔ اور اُن میں ہم نے بارہ سردار مقرر کیے۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور اُن کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دُور کر دوں گا اور تم کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔ تو اُن لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں، اور جن باتوں کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی اُن کو بھول گئے۔"

آج ہمارا بھی یہی حال ہے۔ ہم اِس وقت زمین پر اللہ کی نمائندہ امت ہیں، ہم بجائے اِس کے کہ دوسروں تک اللہ کا دین پہنچاتے، خود دین پر عمل اور اُس کے نفاذ سے غافل ہیں۔ خواہشاتِ نفس کی پیروی اور زمانے اور برادری کے رسوم و رواج ہمارا اوڑھنا بچھونا بن چکے ہیں۔ ہم ان سے تو اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتے، لیکن شریعت کی تعمیل پر آمادہ نہیں۔ شریعت کو ہم نے بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو شریعت عطا کی، یہ یکبارگی اور ایک ہی وقت میں نہیں دی گئی، بلکہ قرآن مجید تیئس برس کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے تیرہ سالوں میں قرآن حکیم کا جو حصہ نازل ہوا، اس میں زیادہ تر توحید، حقوق اللہ، حقوق العباد اور اخلاقیات کا بیان ہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں جب ایک معاشرہ کی بنیاد پڑنے لگی تو پھر معاشرتی احکامات نکاح، طلاق، رضاعت، عدت وغیرہ اور عائلی اور مالی معاملات کے بارے میں احکامات دیئے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی نظام کے اصول و ضوابط عطا کیے گئے۔ تب جا کر سورۃ المائدہ میں تکمیلِ شریعت کا یہ اعلان فرمایا گیا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ﴾ (آیت:3)

"(اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

اِس آیت کے بعد کی آیت میں مسلمانوں سے کہا گیا کہ تم تکمیل ہدایت و شریعت کے احسان کو اور اُس عہد کو یاد کرو جو شریعت کی پیروی کی بابت تم نے اللہ سے کیا ہے۔ فرمایا:

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾

"اور اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں اُن کو یاد کرو اور اُس کے عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا (یعنی) جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سُن لیا اور قبول کیا۔ اور اللہ سے ڈرو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ دلوں کی باتوں (تک) سے واقف ہے۔"

ہم سے جو عہد ہوا ہے، یہ وہی عہد ہے جو اِس سے پہلے بنی اسرائیل سے ہوا تھا۔ انہوں نے بھی شریعت کی پیروی کا میثاق کیا تھا، اور ہم نے بھی یہ عہد کیا...... اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اللہ علیم بذات الصدور ہے۔ وہ تمہارے دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ تم حیلوں بہانوں سے اِس عہد سے پھر جاؤ، شریعت سے انحراف کر کے بھی اپنے وفادار ہونے کے دعوے کرو۔ اِس قسم کی حیلہ گری کی ایک بُری مثال یہودیوں کی ہے جنہوں نے احکامِ سبت کی خلاف ورزی کر کے اللہ کی سخت ناراضی کو دعوت دی۔ اِس جرم پر اللہ نے اُن پر مسخ کا عذاب نازل کیا، اُن کی شکلیں بگاڑ کر انہیں بندر بنا دیا، اور بالآخر ہلاک کر دیا۔

اتباعِ شریعت کے عہد سے پھرنے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لعنت کی اور اُن کے دل سخت ہو گئے۔ اُن کے دلوں سے خوفِ خدا اِس حد تک جاتا رہا کہ اللہ کے کلام کو بدلنے لگے۔ آج ہمارے مسلم معاشرے کا بھی یہی حال ہے۔ ہمارے ہاں بھی حقیر سے مالی فوائد کے لئے فتویٰ فروشی ہوتی ہے۔ دین کی اصل تعلیمات کو چھپا کر مسئلہ پوچھنے والے کو غلط کاریوں کا جواز مہیا کیا جاتا ہے۔ اُس کو ایسے حیلے اور راستے بتائے جاتے ہیں جن کے

اتباعِ شریعت کے عہد سے پھرنے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر لعنت کی اور اُن کے دل سخت ہو گئے۔ اُن کے دلوں سے خوفِ خدا اِس حد تک جاتا رہا کہ اللہ کے کلام کو بدلنے لگے۔ آج ہمارے مسلم معاشرے کا بھی یہی حال ہے

ذریعے وہ شریعت سے انحراف کی روش بھی جاری رکھ سکے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دل کو جھوٹا اطمینان بھی دلا سکے۔ یہ روش دین فروشی نہیں تو اور کیا ہے، حالانکہ مفتی کا کام تو یہ ہے کہ پوچھے گئے مسئلہ کے بارے میں دین کا حکم بلاکم وکاست سائل کو بتادے اور اُسے دین پر کاربند رہنے کی تلقین کرے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو انداز فکر ماضی میں یہودیوں نے اپنایا، جو حیلے انہوں نے تراشے، اگر ہم بھی وہی اختیار کریں تو ہم میں اور بنی اسرائیل میں فرق کیا ہوا؟ اللہ کی کتاب (تورات) کو تو وہ بھی مانتے تھے، جیسے ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وہ بھی ایمان رکھتے تھے، جیسے ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ بھی توحید و آخرت کے قائل تھے۔ شریعت سے انحراف اور بدعہدی کی پاداش میں اگر انہیں سزا دی گئی، تو کیا ہم بچ جائیں گے۔

سورۃ المائدہ کے چوتھے رکوع میں تاریخ بنی اسرائیل کے حوالے سے ایک بہت اہم موضوع بیان ہوا ہے، اور وہ ہے نفاذ شریعت کے لئے جہاد و قتال۔ شریعت کا نظام کسی تمدنی ماحول، کسی شہری نظام اور آبادی میں قائم ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے نجات پانے کے بعد ایک عرصہ تک صحرا میں رہے تھے، نفاذ شریعت کا مرحلہ آیا، تو انہیں حکم ہوا کہ فلسطین میں سیٹل ہو جاؤ، اور وہاں دین کا نظام قائم کرو، اِس کے لئے جہاد کرو، تاکہ فلسطین میں پہلے سے جو نظام چلا آتا ہے، اُس کا خاتمہ ہو اور شریعت کا نظام اُس کی جگہ قائم ہو سکے۔ لیکن صدیوں کی غلامی نے اُن کے اندر سے جرأت و شجاعت اور مردانگی کے اوصاف مٹا ڈالے تھے لہٰذا انہوں نے نفاذ شریعت کے لئے جہاد و قتال کا حکم ماننے سے انکار کر دیا...... اِس انکار کی انہیں سزا یہ دی گئی کہ چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے، تاآنکہ نئی نسل نے جہاد کر کے فلسطین پر قبضہ کیا۔

سورۃ المائدہ کے ساتویں رکوع میں بطور خاص نفاذ شریعت کی اہمیت کا بیان ہے، رکوع کا آغاز اِس بات سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو کتاب تورات نازل کی، اُس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ بنی اسرائیل کے انبیاء اور علماء و مشائخ اِسی کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ﴾ (آیت:44)

”بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی کے مطابق انبیاء جو (اللہ کے) فرمانبردار تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں، اور مشائخ اور علماء بھی، کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے)۔“

آگے چل کر انجیل کے بارے میں بھی یہی بات فرمائی گئی:

﴿وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ﴾ (آیات:46,47)

”اور ان پیغمبروں کے بعد انہی کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے اور اُن کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اور تورات کی جو اس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے۔ اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے۔ اور اہل انجیل کو چاہیے کہ جو احکام اللہ نے اس میں نازل فرمائے ہیں، اس کے مطابق حکم دیا کریں۔

تورات و انجیل کے مطابق فیصلے کرنے کے حوالے سے یہود و نصاریٰ کے تذکرے کے دوران ہی یہ تنبیہہ بھی فرما دی گئی جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں، وہ کافر، ظالم اور فاسق ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾

”اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔“

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾

”اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔“

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾

”اور جو اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔“

اِس کے بعد نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہے۔ فرمایا:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (آیت:48)

”اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے۔ تو جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا۔“

یہاں نبیؐ سے فرمایا گیا کہ ہم نے آپ پر جو کلام نازل کیا ہے، آپ اِس کے مطابق فیصلے کریں۔ لوگوں کے خانگی اور معاشرتی زندگی کے معاملات بھی اِس کی روشنی میں طے کریں۔ سیاسی اور اجتماعی زندگی کا نظام بھی اِسی کتاب کی تعلیمات پر استوار ہو...... (اِس پر تفصیلی گفتگو آئندہ ہوگی، ان شاء اللہ)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کی اتباع اور اُس کے نفاذ کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

[تلخیص: محبوب الحق عاجز]

سنا ہے

زہرہ نگاہ

سنا ہے، جنگلوں کا بھی کوئی دستور ہوتا ہے
سنا ہے، شیر کا جب پیٹ بھر جائے
تو وہ حملہ نہیں کرتا
سنا ہے، جب کسی ندی کے پانی میں
بئے کے گھونسلے کا گندمی سایہ لرزتا ہے
تو ندی کی روپہلی مچھلیاں اس کو
پڑوسی مان لیتی ہیں
ہوا کے تیز جھونکے جب درختوں کو ہلاتے ہیں
تو مینا اپنے گھر کو بھول کر
کوے کے انڈوں کو پروں میں تھام لیتی ہے
سنا ہے، گھونسلے سے جب کوئی بچہ گرے تو
سارا جنگل جاگ جاتا ہے
ندی میں باڑ آجائے
کوئی پُل ٹوٹ جائے
تو کسی لکڑی کے تختے پر
گلہری، سانپ، چیتا اور بکری
ساتھ ہوتے ہیں
سنا ہے، جنگلوں کا بھی کوئی دستور ہوتا ہے
خداوندا! جلیل و معتبر، دانا و بینا، منصف و اکبر
ہمارے شہر میں اب
جنگلوں کا ہی کوئی دستور نافذ کر

وائٹ ہاؤس کے مکینوں کے نام

محمد فہیم

وائٹ ہاؤس کے مکینو!

سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی! میں اس ملک کا ایک شہری آپ سے مخاطب ہوں جسے آپ کے "نان نیٹو" حلیف ہونے کا شرف حاصل ہے، اور جس کے حکمرانوں نے آپ کی تیار کردہ نائن الیون کی سازش کو اسی طرح من وعن تسلیم کرلیا جس طرح آپ نے اسے دُنیا کو باور کرانے کی کوشش کی تھی۔ کیوں نہ ہو، ہمارا اس وقت کا ڈکٹیٹر حکمران آپ کی نمک خواری کا حق ادا کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا تھا۔ ویسے اس میں اس کی "وفاداری" کا عنصر کم اور بزدلی کا زیادہ تھا۔ اس وقت کے پاکستان پر بزورِ قوت قابض ڈکٹیٹر نے ہر قسم کی غیرت، حمیت، مردانگی اور سپاہیانہ جرأت کو بالائے طاق رکھ کر ایک تھرڈ کلاس اہلکار رچرڈ آرمیٹج نام کی ایک فون کال پر اِس ملک کا سب کچھ تمہارے قدموں میں رکھ دیا۔ اسے پاکستان کے مفاد، عزت وناموس سے زیادہ اپنا اقتدار اور مفاد عزیز تھے۔ اس نے نعوذ باللہ خدائے عزوجل کو بھلا کر خیر وشر کا سرچشمہ تم ہی کو مانا اور جانا تھا۔ اس نے ایک U-Turn لے کر مغربی سرحد پر "طالبانِ افغانستان" کی صورت میں اللہ عزوجل کی طرف سے پاکستان کی سرحد کو بلا اجرت مہیا کردہ محافظین کے خلاف تم کو ہر قسم کی سہولیات مہیا کرنے کا گھناؤنا جرم کیا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ تمہیں اپنی زمین، ہوائی اڈے، اپنی فضا اور پہاڑوں کو تمہارے ظالمانہ اقدامات کے لئے پیش کیا بلکہ آگے بڑھ کر ہماری ایک لاکھ فوج کے مسلمان نوجوانوں کو بھی جن کے سینے لا الہ الا اللہ سے معمور تھے، آپ کے انسان نما حیوانی صفات سے متصف حملہ آور فوجیوں کی حفاظت اور ان کو کورد ینے کے غیر انسانی کام پر لگایا، جو آج بھی اپنے قبائلی عوام اور محبِ وطن پشتونوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

ہماری اپنی غلطیوں، تمہارے ساتھ ہمارے حکمرانوں کی بے جا مدد، تمہارے گھڑے کی مچھلی بننے اور تمہارے میڈیا کے بے تحاشا پروپیگنڈے سے دُنیا اور خصوصاً اس خطے کے لوگوں کی اتنی قلب ماہیت ہوئی کہ انھوں نے تسلیم کرلیا کہ افغانستان پر حملہ اور اس پر قبضہ نیویارک پر 9/11 کو ہونے والے حملہ ہی کی وجہ سے ہوا، اور یہ کہ "معصوم" امریکہ پر دہشت گردوں نے افغانستان کے غاروں سے حملہ کرکے دہشت گردی کی انتہا کردی۔ امریکہ کے منصوبہ سازو! نائن الیون کے واقعہ کی منصوبہ بندی اور اس کو منطقی انتہا تک پہنچا کر تم نے افغانستان پر حملہ اور قبضہ کے ساتھ عام آدمی کے دل میں اپنے لئے کسی حد تک ہمدردی پیدا کرنے کی چال کامیابی سے چلی۔ تمہارے خیال میں تین چار ہزار بے چارے بے خبر امریکی شہریوں کو قربان کرکے اتنی "بڑی کامیابی" حاصل کرنا ایک اچھا سودا تھا۔ اِس سے تمہیں نہ صرف یورپی راجدھانیوں کی حمایت حاصل ہوگئی بلکہ اپنی دیرینہ آرزو کو پورا کرنے کا بھی موقع مل گیا، یعنی آپ کے ناجائز بچے اسرائیل کو جس "آئیڈیالوجی" اور "ایٹم بم" سے خطرہ تھا، ان دونوں کو Defuse کرنے کے لئے تم لوگوں کو افغانستان کی سرزمین ایک لانچنگ پیڈ کے طور پر مل گئی۔ تم نے جس مکر وہوشیاری سے طالبان، القاعدہ، انتہا پسند، بنیاد پرست وغیرہ وغیرہ کی اصطلاحات وضع کرکے اسے عام مسلمانوں کے ذہنوں میں بٹھایا، یہ بھی تمہارے پروگرام کی کامیابی کا ثبوت ہے، جسے تمہارے اپنے میڈیا کے علاوہ اس ریجن کے زرخرید میڈیا ماسٹرز اور سیکولر طبقات نے بھی نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے اپنا کر تمہارے ہمنوا بننے کا پورا پورا حق ادا کردیا۔ ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں کہ تمہارے 9/11 کے مکر کی ابھی تک آپ کی کسی عدالت، کسی تھنک ٹینک اور کسی بھی ادارے نے توثیق نہیں کی ہے۔ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل نے (جسے آپ کے فارن آفس کی ایک ذیلی شاخ کہنا چاہیے) بغیر کسی ثبوت اور تحقیق کے آپ کے موقف کی متفقہ طور پر تائید کرکے تمہارے اس شیطانی مشن کو پورا پورا جواز مہیا کردیا۔ کمال کی بات یہ ہے کہ نیٹو نے اپنے چارٹر کے آرٹیکل 5 کو روبہ عمل لاکر 9/11 کے واقعہ کو تمام 19 نیٹو ممالک پر حملہ کے مترادف قرار دیا۔ یاد کیجیے، بش کا بحیثیت صدر پہلی دفعہ اقتدار میں آنا متنازعہ تھا اور اس کی صدارتی انتخاب کے شفاف ہونے پر نہ صرف انگلیاں اُٹھائی جاچکی تھیں بلکہ فلوریڈا اسٹیٹ کی حد تک تو اس کا فراڈ کھل کر ثابت ہوچکا تھا۔

وائٹ ہاؤس کے مکینو! اس متنازعہ صدر یعنی بش انسان کش نے 9/11 کی کہانی تراش کر کس طرح امریکی قوم کو اپنے پیچھے لگالیا بلکہ دوسری بار بطور صدر منتخب ہونے کی بھی اپنے لئے راہ ہموار کردی۔ تم نے دُنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب ہر کس وناکس اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہے کہ نائن الیون کا ڈرامہ تم لوگوں نے خود ہی بنایا تھا، تاکہ تم کو افغانستان پر حملہ آور ہونے اور اس پر قبضہ کرنے کا جواز حاصل ہو، جو تم نے کرلیا۔ میں جانتا ہوں اور دُنیا جانتی ہے کہ تمہاری ٹیکنالوجی اتنی ترقی کرچکی ہے کہ تم شیطان کو بھی Locate کرسکتے ہو۔ پوست کی کاشت والے علاقوں میں تمہاری سیٹلائٹ ٹیکنالوجی ایک ایک مرلہ زمین پر افیون کی فصل کی نشاندہی کرسکتی ہے، مگر پھر بھی تم ابھی تک اسامہ بن لادن اور ایمن الظواہری کو locate کرنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی تمہارا مکر وفریب ہے۔ یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر اسامہ بن لادن نام کا کوئی آدمی آج بھی زندہ ہے تو وہ یا تو آپ کے ساتھ وہائٹ ہاؤس میں ہوگا اور یا معجزانہ طور پر کہیں سمندروں کی تہہ میں یا خلاؤں میں رہ رہا ہوگا۔ تورا بورا اور اس کے بعد افغانستان کی پہاڑیوں اور غاروں پر آپ کی کارپٹ بمباری سے تو کوئی بھی ذی روح بچا نہیں ہوگا۔ پھر یہ لوگ جو اپنے ساتھ پوری ایک جمعیت رکھتے تھے، کیسے زندہ بچے۔ لیکن ہاں تمہارا مکر وفریب بڑا دلچسپ ہے۔ تمہارے لئے مرے ہوئے اسامہ سے زندہ اسامہ بہرحال زیادہ کارآمد ہے، تاکہ اس بہانے سے تم جہاں چاہو اپنی مہم جوئی اور دہشت گردی کو دوام دے سکو۔

تم انسانیت کے مجرم ثابت ہورہے ہو۔ تم نے اپنے ظلم، سازشوں اور دولت کے ذریعے اکثر مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے۔ تم ان سے اپنی مرضی کے کام نکلواتے ہو۔ تمہارے مونہوں کو خون کا چسکا لگا ہوا ہے۔ تم نے میری پاک سرزمین پر سازشوں کا جال بچھایا ہوا ہے۔ تم نے میرے پاک وطن کے تقدس کو پامال کرلیا ہے۔ تم نے میری دھرتی کی بیٹیوں، بچوں، بوڑھوں کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا تو کبھی اس بے حمیت ڈکٹیٹر کے ذریعے سینکڑوں معصوم لوگوں کو اغوا کرکے نامعلوم مقامات پر اور بدنام زمانہ گوانتاناموبے اور باگرام کے عقوبت خانوں میں قید رکھا۔ تم نے میری بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا۔ تم نے میرے مسلمان بچوں کو یتیم کردیا اور سینکڑوں کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا۔ اس پر بس نہیں کیا، تم نے میرے ازلی دشمن بھارت کو میرے مقابلے میں اس ریجن میں ایک منی سپر پاور بنانے کے لئے ہر قسم کی

سازش کا ارادہ کر رکھا ہے۔ کٹھ پتلی کرزئی کے زیر انتظام افغانستان میں بھارت کے 24 قونصلیٹ قائم کئے گئے ہیں اور تمہاری شیطانی پلاننگ سے میری سرزمین کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ وہاں سے لاکھوں کروڑوں ڈالر دے کر تخریب کار اور خودکش بمبار میری سرزمین میں داخل ہو کر تخریب کاری کر رہے ہیں۔

اے وائٹ ہاؤس کے باسیو! تمہیں یہ کیوں نظر نہیں آ رہا ہے کہ تم نے میرے پڑوس میں ایک اسلامی ملک پر قبضہ کر کے اسے میرے ملک کے خلاف ایک سازش گاہ بنا رکھا ہے اور وہاں سے تم نے میرے ملک میں فرقہ واریت، دہشت گردی اور افراتفری کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر قسم کی منصوبہ بندی میں تعاون کرنے کا شیطانی منصوبہ بنا رکھا ہے۔ ان سب سے آپ کے پیش نظر جو مقاصد ہیں وہ اب میرے قوم کے حکمرانوں، سیاستدانوں، بیوروکریٹس، مسلح افواج اور عوام الناس، سب کی سمجھ میں آ چکے ہیں۔ لوگ جان چکے ہیں کہ آپ کا ہدف اور مقصد کیا ہے؟ آپ کا ٹارگٹ ہے:

1۔ پاکستان کے نظریاتی وجود کو ختم کرنا،

2۔ پاکستان کے ایٹمی صلاحیت کو ختم کرنا،

اور ان دو اہداف کے لئے تمہارے منصوبے کچھ اس طرح ہیں:

i۔ بھارت کو تقویت دے کر اسے اس ریجن کا تھانیدار بنانا،

ii۔ افغانستان پر اپنے قبضہ کو طول دے کر وہاں اپنا ایجنڈا مستحکم کرنا،

iii۔ پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی اور فرقہ واریت کو فروغ دینا اور علیحدگی پسندی کی تحریکوں کو ہوا دینا،

iv۔ میری عظیم فوج کو میرے عوام الناس کے خلاف استعمال کر کے دونوں کے درمیان نفرت کی خلیج پیدا کرنا،

v۔ یہ بیلٹ جسے ہم شمالی مغربی پاکستان کہتے ہیں، اس میں پردہ، چادر و چاردیواری، غیرت و پشتون ولی کی بنیادی اقدار کو ختم کرنے کیلئے فحاشی و عریانی کو فروغ دینا، اور

vi۔ پاکستان کے سر (یعنی شمالی پاکستان بشمول قبائلی پٹی) اور اس کے پاؤں (یعنی جنوبی پاکستان بشمول کراچی) کو ملک سے کاٹنا یا کم از کم ان کو اتنا زخمی کر دینا کہ پاکستان سے ہمیشہ خون رستا رہے۔ وائٹ ہاؤس والو! خصوصاً اوبامہ صاحب! آپ مہربانی کر کے ذرا سوچئیں، اس ریجن میں یہ تمام تباہی اور بربادی آپ ہی کی ناروا اور بے جا مداخلت کی وجہ سے ہے۔ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ ہیومن رائٹس، ویمن رائٹس، چلڈرن رائٹس اور جمہوریت وغیرہ کے چیمپئن ہیں۔ اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر انصاف، عقل اور دانش کا تقاضا یہ ہے کہ قیام امن اور انسانیت کی خاطر آپ افغانستان سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر نکل جائیں۔ ہم مسلمانوں کو اپنے اپنے ملکوں میں خود اپنے طور پر اپنے دین، اپنی اقدار اور اپنے سماجی اصولوں کے مطابق رہنے دیں۔ ایسا کر کے آپ نہ صرف انسانیت پر احسان کریں گے بلکہ اپنی قوم کے ساتھ بھی یہ آپ کی بہت بڑی بھلائی ہوگی اور آپ کا ملک امریکہ موجودہ مالی، سماجی اور معاشی مشکلات سے نکل آئے گا۔ لیکن یاد رکھئے، اگر تم نے بعد از خرابی بسیار بھی ہوش کے ناخن نہ لئے تو پھر تمہارا حشر بھی کمیونسٹ روس کے انجام سے کم نہیں ہوگا۔

لمحۂ فکریہ

مذموم جسارت

تبصرہ: سید محمد افتخار احمد

ہم اپنے ایک دوست جناب عامر اقبال آرائیں کے ممنون ہیں، جنھوں نے لاہور سے بذریعہ ای میل ہماری توجہ قرآن حکیم کے خلاف عیسائیوں کی اس تازہ سازش کی طرف مبذول کرائی جس کی تفصیل سطور ذیل میں دی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

امریکی عیسائیوں نے ایک کتاب شائع کرنے کی مذموم جسارت کی ہے، جس کا نام "الفرقان الحق" ہے۔ کتابی شکل میں اور انٹرنیٹ پر (http://www.islam-exposed.org) دستیاب ہے۔ بنیادی خیال عقیدۂ تثلیث (خدا باپ، خدا بیٹا اور روح القدس) اور مسلمانوں کے لئے جہاد کا امتناع تمام کتاب پر چھایا ہوا ہے۔ تحریر میں کہیں الہامی کتب کا لہجہ اختیار کیا گیا ہے اور کہیں قرآنی دعویٰ "ایک سورت اسی جیسی تم بھی بنا لاؤ" (23:2) کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ویب سائیٹ کا افتتاحی جملہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے "1400 سال میں پہلی مرتبہ ایک کتاب 'فرقان الحق' نے قرآن کو دعوتِ مبارزت دی ہے۔ اسے پڑھئے اور آپ خود فیصلہ کیجئے۔"

اس کتاب میں 77 سورتیں یا ابواب ہیں۔ ان ابواب کے نام مرتبین نے عیسائی عقیدہ کے مطابق رکھے ہیں۔ مثلاً: صلیب، مقدس روح، تثلیث، جہاد کا امتناع، بپتسمہ، انجیل مقدس، علمی سرقہ، پریوں کی کہانیاں وغیرہ وغیرہ۔ باب الف "بسملہ" ہے جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے: کہو: باپ (خدا)، کلمہ (عیسیٰ) اور روح القدس کے نام سے جو ایک حقیقی خدا ہے۔ (یہ الفاظ جلی حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور پھر ہر سورت یا باب کے شروع میں بسم اللہ کے طور پر بھی الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔) اس کے بعد اس باب میں مزید چھ آیات ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1۔ ایک میں تین، تین کا ایک، غیر منقسم ہے۔ 2۔ وہ باپ ہے، جس نے انسانوں کی طرح جنم نہیں دیا۔
3۔ وہ کلمہ ہے، جو جنم نہیں دیا گیا مگر باکرہ سے۔ 4۔ وہ روح ہے، جو تثلیث سے علیحدہ نہیں ہے۔
5۔ وہ خالق ہے، جو کسی ہستی سے خلق نہیں کیا گیا۔ 6۔ پس نہ ختم ہونے والی تعریف ہے اس کی خسروانہ قدرت کی جو قادرِ مطلق اور مالک الملک ہے، ازل سے ابد تک۔ آمین۔

اس کتاب میں صفحہ کے بائیں نصف پر انگریزی اور دائیں نصف پر عربی لکھی ہوئی ہے۔ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل انگریزی پہلے لکھی گئی ہے اور پھر اس کا عربی ترجمہ کیا گیا ہے۔ عربی متن کے ذمہ دار "الصفی اور المہدی" کے نام کے دو افراد ہیں۔ جگہ جگہ قرآنی عربی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ 366 صفحات پر مشتمل اس کتاب کے آخر میں "الخاتمہ" کے تحت ایک دعا لکھی گئی ہے جس کا آخری لفظ "آمین" ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق حال ہی میں یہ کتاب جس کی قیمت قریباً 50 امریکی ڈالر ہے، کویت میں 3 ڈالر کے عوض تقسیم کی گئی ہے۔ اہل اسلام کے لئے بالعموم اور اہل پاکستان کے لئے بالخصوص لمحۂ فکریہ ہے کہ ہماری بے حمیتی نے ہمیں یہ دن دکھایا۔ کیا ہم اب بھی ہوش میں نہ آئیں گے؟

ایٹمی ہتھیاروں کو لاحق خطرہ

یاد رکھئے، پسپائی کی کوئی حد نہیں ہوتی!

آزاد رہنے کی ہمیشہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہمیں بھی اگر آزادی عزیز ہے تو قیمت چکانے کے لئے تیار رہنا پڑے گا

محبوب الحق عاجز

امریکی خاتون وزیر خارجہ ہیلری بل کلنٹن نے بغداد میں امریکی ٹی وی چینل فوکس نیوز کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ القاعدہ اور دیگر انتہا پسندوں کی حمایت سے اسلام آباد کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے طالبان کو حکومت پاکستان اگر نہ روک سکی اور وہ حکومت گرانے میں کامیاب ہوگئے، تو ایٹمی اثاثوں کی چابی اُن کے ہاتھ آ جائے گی۔ ہم نے پاکستانی فوج اور حکومت کو اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے کہ اگر یہ بدترین اور ناقابل تصور منظر وقوع پذیر ہو جاتا ہے تو پھر کیا ہوگا؟ ہم تو اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتے، لہٰذا اسے مزید آگے جانے کی ہم اجازت نہیں دے سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم حکومت پاکستان پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اپنے ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے ایک حکمت عملی پر اکٹھے ہو جائیں۔ امریکہ ان حالات میں طالبان اور حکومت پاکستان کے درمیان کسی امن معاہدے کا قائل نہیں ہوسکتا، اس لئے وہ حکومت پاکستان اور مسلح افواج پر جارحانہ پالیسی اپنانے کے لئے بھرپور دباؤ ڈال رہا ہے...... قبل ازیں امریکی جریدہ ”ٹائم“ میں ایک شرانگیز رپورٹ شائع ہوئی ہے، جس میں اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں جہاں ایک طرف پاکستانی فوج کی پیشہ وارانہ صلاحیت پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا ہے، وہاں یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے کل بھی محفوظ ہوں گے یا نہیں۔ ٹائم کے وقائع نگار نے لکھا ہے کہ پاکستان میں افراتفری اور خلفشار کے امکانات کے بارے میں سوچ کر غیر ملکی ایٹمی ہتھیاروں کی حفاظت پر مامور امریکی ماہرین کے جسموں میں خوف کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ پاکستان کے پاس تقریباً سو ایٹمی ہتھیار موجود ہیں، لیکن امریکہ کو یہ علم نہیں کہ وہ کہاں رکھے گئے ہیں۔ اخبار نے یہ خبر بھی دی ہے کہ (خدانخواستہ) ملک ٹوٹنے کی صورت میں امریکی فوج یہ تیاری کر چکی ہے کہ پاکستان میں داخل ہو کر وہ تمام ایٹمی اثاثے ”محفوظ“ کرے جن تک وہ پہنچ سکتی ہے۔

تازہ ترین خبر امریکی اخبار ”بوسٹن گلوب“ کی ہے۔ اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت اور افزودہ یورینیم کو ضائع کرنے کے لئے امریکہ اور پاکستان میں مذاکرات شروع ہوگئے ہیں، جبکہ امریکہ نے پاکستان میں افزودہ کئے گئے یورینیم کو جہاز کے ذریعے امریکہ لا کر تباہ کرنے کی تجویز دی ہے۔ یہ دعویٰ پاکستان سے مذاکرات کرنے والے امریکی اہلکاروں کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

> **امریکی اخبار ”بوسٹن گلوب“ نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کی حفاظت اور افزودہ یورینیم کو ضائع کرنے کے لئے امریکہ اور پاکستان میں مذاکرات شروع ہوگئے ہیں**

اسلامی دنیا کے خلاف امریکی اور صیہونی عزائم اور افغانستان اور عراق پر مسلط کردہ وحشیانہ امریکی جنگ کی خواہ کوئی بھی توجیہہ کی جائے، یہ امر واضح ہے کہ امریکہ کا اولین ہدف پاکستان اور اُس کا جوہری پروگرام ہے۔ اُسے مسلم دنیا کی واحد ایٹمی طاقت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ روزِ اول سے ہمارے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ نوے کی دہائی میں اگرچہ امریکہ نے ہمارے ایٹمی پروگرام سے صرف نظر کیا، مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان افغانستان پر روسی جارحیت کے خلاف برسرپیکار تھا۔ تب امریکہ کو ہماری ضرورت تھی۔ وہ ہر صورت روسی ریچھ کو آگے بڑھنے سے روکنا چاہتا تھا۔ مگر افغان جنگ کے بعد جب حالات بدل گئے تو امریکہ ہمارے ایٹمی پروگرام کے پیچھے پڑ گیا۔ اس نے بھرپور کوشش کی کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح اس صلاحیت سے محروم کر دیا جائے۔ سی ٹی بی ٹی، این پی ٹی اور اس قسم کے دیگر معاہدوں کا مقصد درحقیقت پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک، منجمد یا ختم کرنا تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت اور فضل تھا کہ تمام تر سازشوں کے باوجود نہ صرف یہ پروگرام جاری رہا، بلکہ ترقی کرتا رہا۔

28 مئی 1998ء جب سے پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے، تسلسل اور تواتر کے ساتھ یہ پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ پاکستان ایک ناکام ریاست ہے۔ اس کی حکومت کا تختہ کسی بھی وقت الٹ سکتا ہے اور ایٹمی ٹیکنالوجی پر انتہا پسند قبضہ کرسکتے ہیں۔ اس قسم کی رپورٹیں آئے روز شائع کی جاتی ہیں اور وائٹ ہاؤس پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ پاکستان سے نمٹے جو انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کی جنت ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا، کچھ عرصہ پہلے امریکی تھنک ٹینک ”پرائز انسٹی ٹیوٹ“ سے وابستہ فوجی تاریخ دان فریڈرک کیگان نے، جو امریکی یہودی لابی کی نہایت مؤثر شخصیت اور عراق پالیسی کے معمار ہیں، اس وقت کی بش انتظامیہ پر زور دیا تھا کہ اگر پاکستان میں حالات بدترین صورت اختیار کرتے ہیں تو امریکہ ایٹمی ہتھیاروں پر قبضے کے لئے وہاں ایلیٹ فورس کو بھیجے۔ برطانوی اخبار ”گارڈین“ کے مطابق کیگان نے وائٹ ہاؤس کو بھیجی گئی اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ پاکستان میں سنی انتہا پسند زور پکڑ رہے ہیں۔ وزیرستان اور سرحدی علاقوں میں فوج کے پسپا ہونے کی صورت میں انتہا پسند اس خلا کو پورا کریں گے اور اُن کی رسائی ایٹمی اثاثوں تک ہو جائے گی۔ اخبار نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا تھا کہ امریکی حکومت نے اس منصوبے پر غور شروع کر دیا ہے کہ فوجی آپریشن کے ذریعے پاکستان کے تمام ایٹمی ہتھیاروں کو اپنی تحویل میں لے کر نیو میکسیکو میں بنائے گئے اپنے گوداموں میں منتقل کر دیا جائے۔ انہی دنوں کی بات ہے، امریکی اخبار ”واشنگٹن پوسٹ“ نے یہ انکشاف کیا تھا کہ امریکی فوجی ماہرین اور انٹیلی جنس حکام پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو ”محفوظ بنانے“ اور اُن پر قبضہ کرنے

کے لئے گزشتہ سال خفیہ جنگی مشقیں بھی کر چکے ہیں۔

وزارت خارجہ جیسے اہم منصب پر فائز ہیلری کلنٹن کے خطرناک بیان کو پاکستان کے تعلق سے امریکہ کے دیرینہ عزائم کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ ہماری حکومت نے ہیلری کلنٹن کے تازہ خدشات کو یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ ہمارے ایٹمی اثاثے محفوظ ہاتھوں میں ہیں اور یہ کہ طالبان کی اُن تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ ایٹمی اثاثوں کو ایک بھرپور اور منظم کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کے تحت انتہائی محفوظ بنایا گیا ہے۔ یہ اتنے ہی محفوظ ہیں جتنے کسی بھی ملک کے ہیں...... لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ یہ یقین دہانیاں تو ہم آئے روز کراتے چلے آ رہے ہیں۔ اس کے باوجود دشمن کی تشویش میں کمی کیوں نہیں آ رہی۔ بات بالکل واضح ہے، امریکہ کا مسئلہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ہے، بلکہ پاکستان کا وجود ہے۔ وہ طالبان کا ہوّا کھڑا کر کے اور فوج کی ناکامی کا تاثر دے کر ہمارے ایٹمی اثاثوں پر پورا کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اوباما انتظامیہ کے آنے سے امریکہ کی پاکستان دشمنی اور ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کی جارحانہ پالیسی اور بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے، جیسا کہ مبصرین پیشین گوئی کر رہے تھے۔ امریکہ کی ناآسودہ خواہش یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دانت، توڑ کر اُسے ایک ایسا شیر بنادے جو شکار کی صلاحیت سے تو محروم ہو ہی، اپنے دفاع کے لئے بھی دوسروں کا محتاج ہو۔ بھارت علاقے کی منی سپر پاور ہو اور نیو ورلڈ آرڈر، جو فی الحقیقت جیو ورلڈ آرڈر ہے اُس کے عالمی غلبے کی طرف پیش قدمی کی جا سکے۔ اسی لئے تو ہمیں یہ سبق پڑھایا جا رہا ہے کہ انڈیا کے ساتھ دشمنی کی پالیسی ترک کرو، ساری توجہ مغربی سرحد پر اور طالبان کو کچلنے پر دو۔ دراصل امریکہ کے سر پر یہودی سوار ہیں۔ وہ کسی صورت پاکستان کے ایٹمی اثاثوں اور پاکستان کے وجود کو گوارا نہیں کرتے۔ یہودیوں کی پاکستان سے دشمنی روزِ اوّل سے چلی آ رہی ہے۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان نے لگی لپٹی رکھے بغیر یہ کہا تھا کہ ہماری اصل دشمنی عربوں سے نہیں، پاکستان سے ہے۔ امریکہ کے یہودی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے ایٹمی پروگرام شروع کرنے کی پاداش میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو نشان عبرت بنا دینے کی دھمکی دی تھی، اور پھر عملاً ایسا کر بھی دیا۔ اب حال ہی میں اسرائیلی وزیر خارجہ لیبرمین کا بیان آیا ہے، جس میں اُس نے افغانستان اور پاکستان کو اپنے لئے اور پھر دنیا بھر کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔ پاکستان کو تل ابیب کے لئے خطرہ اس لئے قرار دیا جا رہا ہے کہ اسرائیل کی صیہونی مملکت کی دنیا میں واحد حریف پاکستان کی نظریاتی ریاست ہی بن سکتی ہے۔

آج ہمیں جس صورتحال کا سامنا ہے، وہ بہت حد تک اُس سے مشابہ ہے جو سپین میں داخل ہونے والی طارق بن زیاد کی قلیل فوج کو درپیش تھی۔ ہمیں چاروں طرف سے گھیرا جا چکا ہے۔ اُس عظیم جرنیل کے آگے سپین کی فوج تھی اور پیچھے دریا۔ ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آگے امریکہ، نیٹو اور اسرائیل ہیں ...... اور پیچھے پیٹھ میں چھرا گھونپنے والا مکار ہندو ہے، جو روزِ اوّل سے اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہا ہے اور جس نے آج تک دل سے پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ یہی شاطر ہندو افغانستان کے راستے بلوچستان میں علیحدگی پسندی کی تحریک کو بھی ٹریننگ اور اسلحہ کے ذریعے مدد دے رہا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اردگرد اٹھنے والے طوفان کا پوری سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ اسرائیل، امریکہ اور انڈیا کی شیطانی مثلث کے ذریعے ہمیں مٹانے، اور ہماری ایٹمی اور نظریاتی قوت کے خاتمے کی جو گھناؤنی تدبیریں ہو رہی ہیں، اُن کے خلاف جرأتمندانہ موقف اختیار کریں۔ اب تک جو غلطیاں ہم کرتے چلے آ رہے ہیں اور جنہوں نے ہمیں تباہی کے گڑھے کے کنارے پہنچا دیا ہے اُن کو نہ صرف کھلے دل سے تسلیم کریں بلکہ اُن کا ازالہ کریں۔ "زمینی حقائق" کی رٹ لگا کر ہم نے مداہنت اور منافقت کی جو تخم ریزی کی تھی، اُس سے اُگنے والی خاردار جھاڑیوں سے ہمارا قومی وجود چھلنی ہو گیا ہے...... بند گلی میں ہمیں دھکیلا جا چکا ہے۔

اس سے نکلنے کا ہمارے پاس ایک ہی راستہ ہے، کہ امریکی طاغوتی جنگ کو امریکہ کی جنگ قرار دے کر اُس سے فی الفور علیحدگی کا اعلان کیا جائے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے، لیکن اِس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں...... یہ بات تو امریکی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ امریکہ کی دشمنی اتنی تباہ کن نہیں ہوتی جتنی امریکہ کی دوستی خوفناک ہوتی ہے۔ امریکہ پر صاف واضح کر دیا جائے کہ ہماری سرحد کے اندر طالبان ہوں یا دوسرے عسکریت پسند عناصر، اُن سے مفاہمت یا اُن کے خلاف طاقت کا استعمال، یہ ہمارا مسئلہ ہے، امریکہ کا نہیں۔ وہ ڈرون حملے بند کرے اور القاعدہ اور طالبان کا ہوّا کھڑا کر کے کسی بھی مہم جوئی سے باز رہے۔ سلطان شمس الدین التمش نے کہا تھا:

"یاد رکھو! پسپائی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ یہ درست ہے کہ پیچھے ہٹنا جنگی حکمت عملی کا حصہ ہے مگر اس کا بھی کوئی قرینہ اور سلیقہ ہوتا ہے۔ جو قوم ذہنی طور پر پسپا ہو جائے، اُس کے لئے پھر کھڑا ہونے کی کوئی جگہ نہیں بچتی۔ آزاد رہنے کی ہمیشہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ ہمیں بھی اگر آزادی عزیز ہے تو قیمت چکانے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔"

تنظیمی اطلاعات

سرگودھا کی دو مقامی تنظیم میں تقسیم اور امراء کا تقرر

☆ مقامی تنظیم سرگودھا کے امیر کا بطور امیر حلقہ سرگودھا ڈویژن تقرر کیا گیا ہے۔ اُن کی جانب سے سرگودھا کو دو مقامی تنظیم (سرگودھا شرقی اور سرگودھا غربی) میں تقسیم کرنے اور ان میں امراء کے تقرر کے لئے رفقاء کی آراء اپنی تجویز کے ساتھ ارسال کی گئیں۔ امیر محترم نے مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ 16 اپریل 2009ء میں مشورہ کے بعد اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے جناب عبدالخالق کو سرگودھا شرقی اور جناب ملک افضل اعوان کو سرگودھا غربی کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

مقامی تنظیم سوسائٹی نمبر 2 کا قیام اور امیر کا تقرر

☆ امیر حلقہ کراچی شمالی نے کراچی سوسائٹی میں رفقاء کی تعداد کے پیش نظر ایک نئی تنظیم کراچی سوسائٹی نمبر 2 کے قیام اور اس کے لئے امیر مقرر کرنے کی تجویز کے ساتھ رفقاء کی آراء ارسال کیں۔ امیر محترم نے مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ 16 اپریل 2009ء میں مشورہ کے بعد نئی تنظیم کراچی سوسائٹی نمبر 2 کے قیام اور اس کے لئے جناب فیصل منصور کو امیر مقرر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

حلقہ "پنجاب غربی" کے نام کی تبدیلی

"سرگودھا ڈویژن" کے نام سے نیا حلقہ قائم ہو چکا ہے، بنا بریں حلقہ "پنجاب غربی" کا نام تبدیل کر کے یکم مئی 2009ء سے اس کا نیا نام حلقہ "فیصل آباد" رکھ دیا گیا ہے۔

تشویش بڑھتی جا رہی ہے

خواجہ مظہر نواز صدیقی

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ کون سا ہے؟ غربت، جہالت، بے روزگاری، مہنگائی، لوڈشیڈنگ، بھوک یا لیڈرشپ؟ شاید ان میں سے کوئی نہیں۔ لیجئے! ہم خود بتائے دیتے ہیں کہ ہمارا آج کا سب سے بڑا مسئلہ، جی ہاں! امریکہ اور برطانیہ کا پیدا کردہ مسئلہ ''دہشت گردی'' اور ''انتہا پسندی'' ہے۔ آپ بھی جان لیں اور پوری دنیا کو بالخصوص اور اپنے ساڑھے سولہ کروڑ عوام کو بھی بتا دیں جو غربت کی چکی میں پس رہے ہیں، جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ بے روزگاری کا جن اُن کے نوجوانوں کو اپنی قید میں لئے ہوئے ہے۔ مہنگائی نے عوام کا جینا دوبھر کیا ہوا ہے۔ لوڈشیڈنگ کے باعث کاروبار زندگی ٹھپ ہوتا جا رہا ہے۔ بھوک کے ستائے ہوئے خودکشیاں وخودسوزیاں کر رہے ہیں۔ لیڈرشپ اقتدار، اقتدار کا کھیل کھیلنے میں مست اور بیرونی دوروں کی لذت میں کھوئی ہوئی ہے۔ کسان، طالب علم، مزدور وکلرک روزانہ سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں۔ اِس تمام صورت احوال کے باوجود یہ تمام مسائل اپنی جگہ پر بہت چھوٹے ہیں۔ ان کی کوئی قدر وقیمت نہیں۔ ہماری پارلیمنٹ کے پاس، وزراء کے پاس، ایوان بالا میں موجود عظیم مقتدر شخصیات کے پاس وقت نہیں کیونکہ وہ تو اس وقت کے سب سے بڑے مسئلے ''دہشت گردی'' اور ''انتہا پسندی'' میں الجھے ہوئے ہیں۔ ہمارے حکمران خود سے نہیں الجھے ہوئے بلکہ انہیں باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت الجھایا جا رہا ہے، کھپایا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا بھر میں پاکستان کو دہشت گرد ثابت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جا رہا ہے۔ ہماری سالمیت، بقا، عزت اور وقار کے پرخچے اُڑائے جا رہے ہیں۔ ہم بیرونی ہاتھوں میں کھلونا بنے نظر آ رہے ہیں۔ ہماری غیرت، ہماری حمیت اور ہماری جرأت وایمان کو ہمارے حکمرانوں کے ہاتھوں زندہ درگور کیا جا رہا ہے اور ہم، ہمارے اہل دانش وبصیرت خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ ہماری ذلت ورسوائی کا اہتمام کرنے میں مشغول ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کے دل مردہ، آنکھیں اندھی اور دماغ شل ہوئے پڑے ہیں۔ آپ غور فرمایئے، جب سے سوات امن معاہدہ سامنے آیا ہے امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور بھارت کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ ہمارے صدر محترم آصف علی زرداری فرینڈز آف پاکستان نامی پلیٹ فارم سے پوری دنیا کو یہ باور کرانے میں مگن ہیں کہ ہمیں اور ہمارے ملک کو انتہا پسندوں اور دہشت گردوں سے نمٹنے کے لئے امداد کی

> ہم حیران ہیں کہ طالبان ہمارے ملک میں ہیں اور تشویش میں مبتلا امریکہ، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل کیوں ہیں؟ اب حالات باتوں، مذاکروں اور بیانات سے قابو میں نہیں آئیں گے، اس کے لئے ٹھوس عملی اقدامات کا آغاز ہونا چاہیے اور اس ملک وقوم کی امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے جان چھڑائی جائے

ضرورت ہے۔ اس لئے ہماری مدد کی جائے، اب تک جاپان، امریکہ، سعودی عرب، ایران اور ترکی نے مجموعی طور پر پاکستان کو 5.28 ارب ڈالر امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ غور کیجئے، یوں امداد طلب کرنا کیا ہماری خودمختاری اور وقار کو گزند پہنچانے کے مترادف نہیں؟ ہمارے حکمران ہمارے سر کو جھکاتے جا رہے ہیں۔ کیا زندہ قومیں یوں امدادوں کے ذریعے اور کاسہ لیسی کے ذرائع اختیار کر کے پلتی اور پھلتی پھولتی ہیں......؟

سوات سمجھوتے کے فوراً بعد اسرائیل نے پاکستان کو ''اصل خطرہ'' قرار دے کر اعلان جنگ کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ نے ہرزہ سرائی کی کہ پاکستان دہشت گردی کا محور بن گیا ہے۔ اسی طرح کی تشویش کا اظہار امریکہ کے خصوصی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے بھی کیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں طالبان کی کارروائیوں میں اضافے پر امریکہ کو تشویش ہے۔ امریکہ کے چیف آف آرمی سٹاف ایڈمرل مائیکل مولن بھی یہاں آ کر فرما گئے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے کہ شدت پسند پاکستان پر قبضہ کر لیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ وقت قریب دکھائی دیتا رہا ہے کہ انتہا پسند پاکستان پر قبضہ کر لیں گے۔ یہ امر امریکہ کے لئے باعث تشویش ہے کہ طالبان پاکستانی دارالحکومت کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ ایسی ہی تشویش کا اظہار امریکہ کی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن بھی کر چکی ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ طالبان ہمارے ملک میں ہیں اور تشویش میں مبتلا امریکہ، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل کیوں ہیں؟ کیا طالبان ان کے مفادات کی راہ میں حائل ایک رکاوٹ تو نہیں؟ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اب طالبان اور شرپسند عناصر میں فرق کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ایک سوال اور بھی ابھرتا ہے کہ کیا امریکہ دنیا بھر کی توجہ ڈرون حملوں سے ہٹانے کی خاطر کہیں طالبانائزیشن کا پروپیگنڈا تو نہیں کر رہا اور باقی ممالک اس کا اسی لئے ساتھ دینے پر مجبور ہیں؟ ایک اور سوال بھی ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا امریکہ ہماری ایٹمی صلاحیت کو کہیں اپنی تحویل میں تو لینا نہیں چاہتا۔ یہ امر ہم سب کے لئے باعث تشویش ہے۔ یہاں محب وطن پاکستانی صدر، وزیراعظم اور آرمی چیف سے پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کیا ہمارا ملک محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے؟ کیا ہماری مسلح افواج پاکستان کے دفاع کا تحفظ کرنے کی بھرپور صلاحیت نہیں رکھتیں؟ ایسے میں ضرورت ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر قومی جذبہ پیدا کیا جائے۔ اب حالات باتوں، مذاکروں اور بیانات سے قابو میں نہیں آئیں گے اس کے لئے ٹھوس عملی اقدامات کا آغاز ہونا چاہیے اور اس ملک وقوم کی امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے جان چھڑائی جائے۔ اسی سے ہماری تشویش میں کمی ہو سکتی ہے، اور قوم سکھ کا سانس لے سکے گی۔

خدارا! دینی احکامات کی دھجیاں نہ اُڑائیں

"دنیا" ٹی وی چینل پر سکالر نے کہا: "اسلام میں مروجہ پردہ کا کوئی تصور نہیں، شریعت میں تو صرف یہ حکم ہے کہ خواتین اپنی زیب و زینت نامحرموں پر ظاہر نہ کریں"

عارفہ خان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾ (البقرہ)

"اے ایمان والو تم پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اب سوال تو یہ ہے کہ اہل ایمان دین میں پورے کے پورے داخل ہوں تو بھلا کیسے کہ قدم قدم پر شیطان راستہ روکے کھڑے ہیں۔ ان شیطانوں کے چہرے اتنے اجلے اور روشن ہیں کہ عام انسان گھبرا کر اپنے بچے کھچے ایمان کو بچانے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اور یوں اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کے لیے اٹھنے والا پہلا قدم ہی آدمی کو واپس کئی قدم پیچھے دھکیل دیتا ہے۔ اہل ایمان کے لیے ایک طرف قرآن مجید کی یہ عظیم آیت ہے تو دوسری طرف کنفیوژن پھیلانے والی صورتحال اور سونے پر سہاگہ میڈیا کی شتر بے مہار آزادی جس نے صورتحال کو انتہائی گھمبیر بنا دیا ہے۔ ٹی وی چینلز پر دن بھر میں کئی ایسے پروگرام اور واقعات دکھائے جاتے ہیں جن پر دین کی معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا بھی حیران و پریشان ہو جاتا ہے کہ آخر یہ سب کچھ کیا اور کیوں ہو رہا ہے۔ ایک ایسا ہی پروگرام کچھ دن پہلے ایک پرائیویٹ چینل پر Live دکھایا جا رہا تھا۔ ایک عالم دین مہمان کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔ پروگرام کی خوبصورت میزبان خاتون چہرے پر میک اپ کی دبیز تہہ جمائے، گلے میں دوپٹہ ڈالے کھلی زلفوں کے ساتھ مہمان عالم دین کے روبرو تھیں۔ میزبان خاتون نے عالم دین سے کچھ اس قسم کا سوال کیا جس کے صحیح الفاظ تو یاد نہیں لیکن ان کا لب لباب یہ تھا کہ جناب! ذرا بتایئے، اسلام میں خواتین کے سر ڈھانپنے اور پردے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ عالم دین گویا ہوئے جس کا مفہوم کچھ یوں تھا کہ شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں۔ ہمارے ہاں اصل اسلام ہے کب، یہ تو برصغیر کا اسلام ہے۔ عرب میں ایسا کوئی پردہ نہیں تھا۔ شریعت میں تو صرف یہ حکم ہے کہ خواتین اپنی زیب و زینت نامحرموں پر ظاہر نہ کریں۔ خاتون نے پوچھا، یہ زیب و زینت کیا ہے؟ عالم دین نے فرمایا، یہ جو خواتین زیورات وغیرہ پہنتی ہیں، ان کے اظہار کو منع کیا ہے۔ میزبان خاتون نے کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس (بندے) پہن رکھے تھے، جو ان کی کھلی زلفوں نے چھپا رکھے تھے، انہوں نے وہ ٹاپس اتار کر میز پر رکھ دیئے اور عالم سے پوچھا، اب تو کوئی اعتراض نہیں۔ اب اس صورتحال پر افسوس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ ایک عالم دین نے کس ہوشیاری اور ہنرمندی کے ساتھ لوگوں کو گمراہی کی راہ پر ڈال دیا۔ یہ پروگرام Live تھا، اس میں کسی تحقیق کی بھی ضرورت نہیں تھی کہ آیا یہ پروگرام اصلی ہے یا نقلی اور اس پروگرام میں ناظرین کو ٹیلی فون پر عالم دین سے سوال کرنے کی اجازت بھی تھی، لیکن اس کے باوجود کسی روشن خیال خاتون، کسی لبرل مرد اور کسی انسانی حقوق یا حقوق نسواں کی علمبردار تنظیموں کے کسی نمائندے کی جانب سے یہ سوال نہیں پوچھا گیا کہ جناب! یہاں آپ کس قسم کی شریعت بیان فرما رہے ہیں۔ منطق اور دلیل سے بات کرنے والے ان روشن خیال خواتین و حضرات کو یہ پوچھنے کا حوصلہ نہیں ہوا کہ قرآن مجید کی ان آیات اور رسول کریم ﷺ کے ان فرمودات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ ذرا ہو سکے تو ان ایات اور روایات کی تشریح بیان فرما دیں۔

1۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 53 ہے:

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ﴾

"اور جب تم ان عورتوں سے کوئی شے مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو۔"

2۔ اسی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 59 میں فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ﴾

"اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی خواتین سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادر کے پلو اپنے چہروں کے اوپر لٹکا لیا کریں۔"

3۔ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غیر محرم عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا، آپؐ دیور کے متعلق فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا "دیور تو موت ہے۔"

4۔ جنگ بنی مصطلق سے واپسی پر جب حضرت عائشہ صدیقہؓ قافلے سے بچھڑ گئی تو وہیں لیٹ گئیں اور ان کی آنکھ لگ گئی اور چادر چہرے سے ہٹ گئی اور حضرت صفوانؓ نے ان کو پہچان لیا کیونکہ قبل حجاب انہوں نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا ہوا تھا۔"

مادر پدر آزادی کے علمبرداروں کی طرف سے یہ سوالات تو اس وقت پوچھے جاتے جب قرآن و سنت سے آگہی ہوتی۔ یہاں تو اصل مقصد اپنے مذموم اور ناپاک عزائم اور ایجنڈے کی تکمیل ہے جو ان عالم دین کے جواب سے مزید آسان اور سہل ہو گئی۔ اس ایجنڈے پر کام تو پچھلے 62 سالوں سے بڑے زور و شور سے جاری ہے لیکن میڈیا کے اس سیلاب نے ان کے لئے کام مزید آسان کر دیا ہے۔ یہ لوگ کبھی مختاراں مائی کے حق میں آواز بلند کرتے ہوئے اسلام کو ہدف تنقید بناتے ہیں تو کبھی کسی کاری کی جانے والی عورت کی مظلومیت کو آڑ بنا کر شریعت پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ گھر سے بھاگ کر پسند کی شادی کرنے والی لڑکی کو تحفظ فراہم کرنے کے بہانے این جی اوز کو اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کے مواقع وقتاً فوقتاً میسر آتے ہی رہتے ہیں۔ ایک ایسا ہی سنہری موقع وہ ویڈیو کلپ تھی جس میں ایک عورت کو طالبان کے ہاتھوں کوڑے پڑتے دکھایا گیا۔ ٹی وی چینلوں پر یہ ویڈیو چلنے کی دیر تھی کہ چاروں اطراف سے ان "لبرل"، "مہذب" اور "روشن" خیال خواتین و حضرات کو اپنے اپنے بلوں سے نکل کر میڈیا پر چھانے کا موقع ہاتھ آ گیا اور پھر چیخ چیخ کر دنیا سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ہے اسلام اور یہ ہے شریعت، جہاں خواتین پر اس طرح ظلم کیا جاتا ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ان لبرل خواتین و حضرات میں بہت سے چہرے ایسے بھی تھے جو کسی نہ کسی حد تک قانون کی شد بد رکھتے تھے، لیکن کسی نے

اس ویڈیو کے اصلی یا نقلی ہونے پر کوئی سوال نہیں اٹھایا۔ یہ سب کچھ تو اس وقت سوچا اور سمجھا جاتا جب نیتیں صاف اور ارادے نیک ہوتے، جب حقیقی معنوں میں مظلوم عورت کی دادرسی ہی اصل مقصد ہوتا۔ لیکن مقاصد تو کچھ اور ہی تھے، اپنی جھولی کو ڈالروں سے بھرنا اور اس کے جواب میں اپنے سرپرست عالمی دہشت گرد (امریکہ) کو خوش کرنا تھا، جس نے انسانی حقوق اور حقوق نسواں کے نام پر اپنے جاسوس ہماری پاک سرزمین میں چھوڑے ہوئے ہیں، جو اپنے اوچھے ہتھکنڈوں سے پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے مفادات کا تحفظ ہوتا رہے۔ لیکن آخر کب تک یونہی جھوٹ سچ پر غالب آتا رہے گا۔ ظلم کی یہ رات آخر مزید کتنی طویل ہوگی۔ ایک نہ ایک دن تو صبح طلوع ہوگی۔ ایک نہ ایک دن تو انہیں بھی حساب دینا ہوگا۔ یقیناً وہ دن بھی ضرور آئے گا جب اس سرزمین کی کوئی عام سی گمنام لڑکی ان روشن خیالوں کو ہدایت کی راہ دکھائے گی اور کہے گی میرے بہن بھائیو اس سراب کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دو اور تھام لو اس کتاب (قرآن) کو جس میں دنیا کے ہر مسئلے کا حل ہے، جو عورت کو تماشا نہیں بناتا بلکہ عورت کو باوقار اور باعزت بناتا ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا جب یہ کہا جائے گا کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل ہے ہی مٹنے والا۔ یاد رہے کہ مضمون میں جس ٹی وی پروگرام کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ "دنیا" ٹی وی چینل پر پیش کیا جانے والا پروگرام "جاگو دنیا" ہے۔ پروگرام کی میزبان نادیہ جمیل اور عالم دین جاوید احمد غامدی تھے۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ سید (سنی) فیملی کو اپنی حافظہ بچی، تعلیم بی کام کے لئے تعلیم یافتہ، دینی مزاج کے حامل نوجوان کا مناسب رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ برائے رابطہ: 042-8557042

☆ خوبرو نوجوان، عمر 22 سال، حافظ قرآن، تعلیم ہیلتھ ٹیکنیشن، اور ایم ایس سی (زوالوجی) کے لئے دیندار گھرانے سے تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے، اندرون سندھ سے تعلق رکھنے والے رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0302-3690658

☆ صوم وصلوٰۃ کی پابند دوشیزہ، عمر 23 سال، تعلیم ایم اے، بی ایڈ کے لئے دیندار گھرانے سے پڑھے لکھے لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0323-4202303

طالبان کا خوف اور ہماری ذمہ داریاں

جنرل مرزا اسلم بیگ

امریکی صدر اور ذمہ دار امریکی شخصیات کی جانب سے پاکستان کی منتخب حکومت پر سخت دباؤ ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو طالبان کا قلع قمع کر کے پاکستان کو محفوظ بنایا جائے۔ یہ بیان بھی دیا گیا ہے کہ طالبان اسلام آباد کے قریب پہنچ چکے ہیں جس سے پاکستان کے ایٹمی اثاثے ان کے قبضے میں آ جائیں گے اور یہ کہ پاکستانی عوام کو حکومت کی طالبان کو برداشت کرنے کی پالیسی کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔ اس بیان کے بعد ہمارے سیاسی قائدین الطاف حسین اور مولانا فضل الرحمان بھی طالبان کے خطرے سے قوم کو آگاہ کر رہے ہیں۔ آیئے، ان بیانات کے پس پردہ حقائق پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ اولین بات تو یہ ہے کہ ہم طالبان، سوات اور وزیرستان کے معاملات کو سمجھیں، کیونکہ مغربی میڈیا اور ہم خود ایسی اصطلاحات بنا لیتے ہیں کہ خود ہی ان کے اسیر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مثلاً "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کا مفروضہ تراشا گیا جبکہ یہ حقیقت ہے کہ آج تک دہشت گردی کے خلاف جنگ نہ امریکہ جیت سکا ہے نہ ہی کوئی اور طاقت اور اب امریکہ نے شرمندہ ہو کر دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام لینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عراق، افغانستان، فلسطین اور کشمیر میں آزادی کی جنگیں کامیابی سے جاری ہیں۔ بالکل اسی طرح طالبان کا نام بھی استعمال کیا گیا کہ جس نے بھی ہتھیار اٹھایا اور ذرا سی بھی مزاحمت کی اسے طالبان کا نام دے دیا گیا۔ اصل طالبان وہ ہیں جو افغانستان میں اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کو نہ کسی اور معاملے سے غرض ہے اور نہ ہی کسی اور طرف ان کی توجہ ہے۔ یہ طالبان پچھلے تیس سالوں سے افغانستان میں آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ان کو ہمارے قبائلی علاقوں سے امداد ملتی ہے اور یہ ہماری سرحدوں کے اندر آتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں جبکہ ہماری سرحدوں پر ایک لاکھ سے زیادہ فوج موجود ہے۔ کیا کبھی ہم نے کسی جھڑپ یا کسی ٹکراؤ کی خبر سنی ہے؟ آخر کیا معاملہ ہے کہ ان کو نہ فوج کچھ کہتی ہے اور نہ ہی وہ فوج کو کچھ کہتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ امریکہ اور مغربی میڈیا کے دماغ پر اسامہ بن لادن اور القاعدہ کا بھوت سوار ہے۔ ہر اسلامی مدافعتی قوت کو القاعدہ کا نام دے کر ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جبکہ آج تک وہ نہ القاعدہ کو ختم کر سکے ہیں اور نہ طالبان کو۔ تیسری حقیقت ہمارے قبائلی ہیں جن پر جنرل پرویز مشرف نے امریکہ کی بنائی ہوئی سازش کے تحت 2004ء میں فوجی لشکرکشی کی اور اسی کا نتیجہ تھا کہ دیر، باجوڑ اور سوات کے علاقوں سے جوابی حملے شروع ہوئے اور نتیجتاً وزیرستان کے قبائل نے بھی تحریک طالبان بنالی، تاکہ اپنا قد بڑھا سکیں۔ لہٰذا پاکستان میں سرگرم ان گروپوں کو ہم طالبان کہہ کر اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں اور غیروں کی طرح سے ہم بھی ان کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کر رہے ہیں جبکہ حقیقتاً یہ ہمارے اپنے لوگ ہیں اور اگر ہم انہیں اپنا سمجھ کر ان کے ساتھ مناسب سلوک کریں تو یہ ہمارے قوت و بازو بن سکتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ان کے اندر دشمنوں کے ایجنٹ اور سازشی عناصر شامل ہیں جو حکومت کے ساتھ ٹکراؤ کی ترغیب دیتے ہیں۔

اس معاملے میں صوبہ سرحد کی حکومت کا طریقہ کار بہت احسن ہے جنہوں نے اپنے ناراض بھائیوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ ان قبائلیوں نے 2004ء سے پہلے کبھی بھی اپنی بندوق کا رخ پاکستان کی طرف نہیں کیا تھا لیکن جب ان پر حملہ کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ اسی طرح سے دیر، باجوڑ اور سوات کے لوگوں کا مطالبہ نظام عدل کا نفاذ ہے جس کی ہماری پارلیمنٹ نے توثیق کی ہے۔ اس معاہدے پر امریکہ، بھارت، اسرائیل، برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے اور انہوں نے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کی سازشیں شروع کر دی ہیں۔ میں تو گزشتہ کئی سالوں سے اس سازش کی نشاندہی کر رہا ہوں جو افغانستان کی سرزمین سے ہو رہی ہے جس کا ادراک ہماری حکومت کو اب ہوا ہے، لیکن اب بھی انہوں نے امریکہ کا نام نہیں لیا جبکہ پاکستان کے

خلاف سازشوں میں امریکی سی آئی اے، بھارت کی را، اسرائیل کی موساد، جرمنی کی جی این پی، اور برطانیہ کی ایم آئی 6 ملوث ہیں۔ ان کا مقصد خطے کے تمام ممالک کو کمزور کر کے بھارت کی بالادستی قائم کرنا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ہمارے قومی سلامتی کے ادارے اس حقیقت سے کیوں بے خبر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے امریکہ کے کہنے پر ان علاقوں سے آئی ایس آئی کو ہٹالیا تھا اور سی آئی اے کو 2002ء میں یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک قائم کرے۔ بھارت بھی اس سازش میں شریک ہوا جس کے نتائج آج ہم بھگت رہے ہیں۔

سوات میں جو امن معاہدہ ہوا ہے اس سے پورا مغرب اور طاغوتی طاقتیں چلا اٹھی ہیں اور اب برطانوی وزیر اعظم دوڑے دوڑے چلے آئے ہیں۔ طالبان کی بونیر آمد اور آگے کی طرف پیش قدمی کو اس انداز سے پیش کیا گیا کہ کراچی میں ایم کیو ایم نے بھی جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں کہ بس اب طالبان یہاں بھی پہنچنے والے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف چند لوگ تھے جو بونیر کی طرف آئے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا ہماری افواج اور سکیورٹی ایجنسیاں کیا گھاس پھوس کی بنی ہوئی ہیں کہ ان معدودے چند لوگوں کو نہ روک سکیں یا کیا وہ لوگ آج سے 300 سال قبل کے بختیار خلجی کی طرح سے تھے کہ صرف سترہ لوگوں نے جا کر پورے بنگال کو فتح کر لیا تھا۔ یاد رہے نہ وہ لوگ ہیں اور نہ ہی آج وہ زمانہ ہے۔ دراصل میڈیا کے پروپیگنڈے نے پاکستانی عوام کے حوصلوں کو پست کر دیا ہے اور یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم بھی اس سازش کو نہ سمجھ سکے۔ اپنے لوگوں کے خلاف طاقت کا استعمال درست نہیں ہے بلکہ معاہدے پر عمل درآمد ہی مثبت قدم ہے۔ اپنے لوگوں کے خلاف جنگ کرنا دانشمندی نہیں ہے، کیونکہ ماضی میں ہم نے بنگالی بھائیوں اور بلوچی بھائیوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا تھا اور مشرف دور میں بلوچستان، وزیرستان، دیر، باجوڑ اور سوات میں اپنے عوام کے خلاف لشکر کشی کی گئی جس کے نہایت بھیانک نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

ان حالات میں چیف آف آرمی سٹاف کا کردار نہایت مثبت اور قابل تحسین رہا ہے۔ مثلاً اگر 18 فروری کو جنرل کیانی نے فوج کو انتخابی عمل سے دور نہ رکھا ہوتا تو نتائج وہ نہ ہوتے جو آج ہیں بلکہ ابھی تک مشرف اور ان کا ٹولہ برسر اقتدار ہوتا۔ اسی طرح 15 مارچ کو لانگ مارچ کے پس پردہ امریکی سازش کا بروقت ادراک کرتے ہوئے، دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے منطقی انجام تک پہنچنے سے پہلے ہی حل کرا لینا ان کا مستحسن ترین قدم ہے۔ واشنگٹن پوسٹ میں حال ہی میں ایک خبر شائع ہوئی تھی جو کہ ہمارے اخبارات میں بھی لگی تھی کہ آرمی اقتدار پر قبضہ کرنے جا رہی ہے، لیکن ہم (امریکہ) نے آرمی پر دباؤ ڈالا اور کہا کہ لانگ مارچ کو روکیں۔ امریکہ کا یہ دوغلا پن قابل توجہ ہے کہ جب ان کی سازش ناکام ہو گئی تو اس کا ملبہ پاکستان آرمی چیف کے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کی۔ صدر آصف زرداری کے خلاف نیویارک ٹائمز میں ایک رپورٹ شائع ہوئی کہ "اب زرداری کے دن گنے جا چکے ہیں۔" اسی طرح امریکی تھنک ٹینک بھی پاکستان کی سلامتی اور یکجہتی کے خلاف مسلسل پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے وال سٹریٹ جرنل میں زرداری کے خلاف یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ "وہ اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ناکام رہے ہیں۔" یعنی جو ڈکٹیشن امریکہ دے رہا تھا زرداری اس پر پورے نہیں اترے، لہٰذا یہ ناقابل اعتماد ہیں ان کو ہٹاؤ اور حکومت بدلو۔ اب امریکہ کی پوری کوشش ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) میں جو اعتماد کی فضا قائم ہوئی ہے اسے ختم کر دیا جائے اور اختلاف پیدا کر کے حکومت کو اور کمزور کر دیا جائے۔

جہاں تک صوفی محمد کا حالیہ بیان ہے تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ انہیں قید سے رہا ہوئے ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اور یک لخت اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر ایسی باتیں کہہ گئے جو انہیں نہیں کہنی چاہئیں تھیں۔ آپ غور کریں کہ صوبائی حکومت نے جب ان سے مذاکرات کئے تو انہوں نے ہر بات مان لی۔ لیکن دشمنوں کے اشارے پر قبائلیوں نے امن معاہدہ کو ناکام بنانے کے لئے سوات اور بونیر میں مداخلت شروع کر دی جس کے خلاف آپریشن شروع ہے۔ بونیر آپریشن شروع کرانے کے پس پردہ جو بڑی سازش ہے اس کا ٹھنڈے مزاج کے ساتھ تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پچھلے تیس سالوں سے افغانستان میں جنگ جاری ہے جو ایک طویل سازش اور ریاستی دہشت گردی اور جارحیت کا سلسلہ ہے، یعنی افغانیوں کی روسیوں کے خلاف جنگ، طالبان کی جنگ اور امریکی جارحیت کے خلاف جنگ، تو ان جنگوں کی صورت میں ایک نئی طاقت ابھری ہے جو "پختون طاقت" ہے۔ اس طاقت کا ذکر کرتے ہوئے سابق امریکی صدر کے مشیر ڈیوڈ کل کلن (David Kilcullin) نے کہا تھا کہ: "پختون پاور پورے علاقے کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور اسے تباہ کرنا ضروری ہے۔" اس طاقت کو توڑنے کے لئے امریکہ نے ایک رابطہ گروپ تشکیل دیا ہے جس میں امریکہ، بھارت، چین، روس اور ایران شامل ہیں۔ یعنی ہمارے دوست ممالک کو بھی اس سازش میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان شاء اللہ یہ سازش بھی ناکام ہو گی۔

امریکہ کا یہ کہنا کہ اگر پاکستان نے انتہا پسندوں کے خلاف سخت اقدامات نہ کئے تو امریکہ خود حملہ کر کے ان کے ٹھکانوں کو تباہ کر دے گا، کتنی زہریلی سوچ ہے۔ لیکن کیا امریکہ نے افغانستان میں جنگ جیت لی ہے؟ اور وہاں کیا کمال دکھایا ہے کہ ہمارے قبائلیوں پر حملہ کر کے کون سا تیر مار لیں گے۔ ایسی صورت حال میں امریکیوں کا وہ حشر بنے گا کہ ان کو بھاگنے کی راہ بھی نہیں ملے گی۔ یہ پختون طاقت ہماری طاقت ہے اور وہ مرکزی طاقت ہے، جس کے گرد آج پورے عالم اسلام کی مدافعتی قوت زور پکڑ رہی ہے۔ یہ طاقت ناقابل تسخیر ہے خواہ وہ عراق کی جنگ ہو، افغانستان یا لبنان اور غزہ کی جنگ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ بجائے اپنے ہی لوگوں کے خلاف فوج استعمال کرنے کے اس طاقت کو اپنائیں اور قومی سلامتی کو مستحکم بنائیں۔

آج بھارت جدید جنگی ٹیکنالوجی حاصل کر رہا ہے جس سے ہم خوفزدہ ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے پاس جدید ٹیکنالوجی کی کون سی کمی ہے اور اس نے عراق، افغانستان، لبنان اور غزہ میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کرنے میں کون سی کسر اٹھا رکھی تھی لیکن کیا وہ اس کے بل بوتے پر جنگ جیت گئے ہیں؟ نہیں کیونکہ جنگیں ہمیشہ سچے جذبے، مقصد سے لگن اور شوق شہادت کے ہتھیاروں سے جیتی جاتی ہیں۔ عالم اسلام کی مدافعتی قوت کے پاس عام نوعیت کے ہتھیار ہیں لیکن جذبہ حریت و ایمان کی طاقت سے لیس ہیں، جس نے دنیا کی ہر بڑی طاقت کو پسپا کر دیا ہے۔ یہی ہماری طاقت ہے اور اس طاقت کو ہمیں اپنے دشمنوں کے خلاف استعمال کرنا ہے خواہ وہ امریکہ ہو، بھارت ہو یا اسرائیل۔ لوئر دیر کے بعد شرپسندوں کے خلاف اب بونیر اور سوات میں آپریشن جاری ہے، وہاں جلد امن و امان قائم ہو جائے گا اور حکومت اور مولانا صوفی محمد کو سکون کے ساتھ مذاکرات کر کے اس معاہدے پر عمل درآمد شروع کرنا ممکن ہوگا جو بڑی خوش آئند بات ہو گی کہ فوج نے حالات کو قابو میں کر کے سیاسی عمل شروع کرنے کا ماحول پیدا کیا۔ فوج کا یہ عمل دشمنوں کی چوتھی سازش کا توڑ ہے اور اس کے بعد امریکہ کو اب اپنی AFPAK پالیسی تبدیل کرنا پڑے گی۔

پاکستانی حکومت اور افواج پاکستان نے پچھلے دو سالوں کے درمیان چار بڑی سازشوں کو ناکام بنایا ہے اور اب ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے کہ جب بلوچستان کے مسائل بھی سیاسی عمل کے ذریعے حل کر لئے جائیں گے۔ جب ایک منتخب حکومت موجود ہو تو تمام مسائل جو ماضی کی غیر منتخب حکومت کے ادوار میں پیدا ہوئے ان کا تدارک آسان ہو گا۔

امریکی ڈرون حملوں کے خلاف تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کا مظاہرہ

ہمارے ملک پاکستان پر امریکی ڈرون حملے جاری ہیں، جن میں بے گناہ پاکستانی مرد، عورتیں اور بچے مارے جا رہے ہیں۔ لیکن امریکہ اس پر کبھی معذرت بھی نہیں کرتا۔ ان حملوں کے خلاف گزشتہ ماہ تنظیم اسلامی نے آل پاکستان سطح پر احتجاجی مظاہرے کیے۔ اس سلسلے کا مرکزی مظاہرہ لاہور میں ہوا، جس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

8 اپریل 2009ء کو حلقہ لاہور کے رفقاء نے نمازِ عصر مسجد شہداء مال روڈ میں ادا کی۔ امیر حلقہ کی درخواست پر امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید اور مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب مرزا ایوب بیگ بھی مظاہرہ میں تشریف لائے۔ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد مسجد کے صحن میں رفقاء و احباب اکٹھے ہو گئے اور ناظم مظاہرہ غازی محمد وقاص نے ہدایات دیں اور مظاہرہ کی ترتیب سمجھائی۔ اُن کی ہدایت کے مطابق مسجد شہداء کے باہر رفقاء دورویہ قطاروں میں کھڑے ہو گئے۔ رفقاء کے ہاتھوں میں بینرز، پلے کارڈز اور جھنڈے موجود تھے۔ انہوں نے امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کی قیادت میں اسمبلی ہال کی جانب پروقار انداز میں واک کی۔ بینرز اور پلے کارڈز پر درج عبارتیں رفقاء و احباب کے جذبات کا اظہار کر رہی تھیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ ڈرون حملوں کے خلاف دینی/سیاسی جماعتیں اور عوام اٹھ کھڑے ہوں
☆ اسلام نہیں تو پاکستان نہیں۔
☆ ڈرون حملوں سے شہید ہونے والے —— کیا مسلمان نہیں ہیں؟ —— کیا پاکستانی نہیں ہیں؟ —— کیا انسان نہیں ہیں؟

اسمبلی ہال کے سامنے فیصل چوک میں پہنچ کر رفقاء پروقار انداز میں کھڑے ہو گئے۔ راہ گیر اور گاڑیوں میں گزرنے والے لوگ بڑی توجہ سے عبارتیں پڑھ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ چند رفقاء ہینڈ بل بھی تقسیم کرتے رہے۔

مظاہرہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ یہ سعادت حافظ مغیث نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض فاروق گیلانی نے ادا کیے۔ پہلے مقرر تجمل حسن میر تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ پاکستان میں اب تک 85 ڈرون حملے ہو چکے ہیں۔ ان میں 500 سے زیادہ افراد شہید ہو چکے ہیں، جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ امریکی صدر کہتا ہے کہ دہشت گردی کینسر ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کینسر کیوں پھیلتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس ظلم و ناانصافی کا ردعمل ہے جو فلسطین، عراق، افغانستان اور کشمیر میں ہو رہا ہے۔ جب تک یہ ظلم ختم نہیں ہوتا، جسے آپ دہشت گردی کہتے ہیں وہ ختم نہیں ہو سکتی۔ امریکہ پاکستان میں دہشت گردی کو روکنے کی کوششوں اور امن معاہدوں کو کسی صورت گوارا نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ پہلے جب حکومت پاکستان نے پشتون کمانڈر نیک محمد سے معاہدہ کیا تو دو ماہ بعد امریکی ڈرون حملے میں نیک محمد کو شہید کر دیا گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ ظلم کرتا رہے اور غیرت مند قبائلیوں سے پُرامن رہنے اور عدم تشدد کی توقع رکھی جائے۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب مرزا ایوب بیگ نے کہا کہ حکومت ڈالروں کے عوض لاشوں کا تحفہ دے کر کون سی عوامی خدمت کر رہی ہے۔ شروع میں حکومت ڈرون حملوں کے خلاف رسمی احتجاج کرتی تھی، لیکن اب وہ یہ تکلف بھی نہیں کر رہی۔ افسوس یہ ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کو گاجر مولی کی طرح کاٹنے والی امریکی حکومت کو ہماری حکومت اور اپوزیشن دونوں اپنا دوست اور اتحادی قرار دیتی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت عوام کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کرے۔

مظاہرے کا کلیدی خطاب امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید کا تھا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ڈرون حملے ہماری سالمیت اور خودمختاری پر براہِ راست حملہ ہیں۔ ہماری ایمانی قوت اور قومی غیرت کا تقاضا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کا اتحادی بننے سے انکار کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جو امریکہ کے آگے ڈٹ جائے، امریکہ اُس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، جس کی مثال شمالی کوریا اور کیوبا ہیں۔ آخر میں اجتماعی دعا کے بعد رفقاء واپس مسجد شہداء روانہ ہوئے، جہاں یہ مظاہرہ اختتام پذیر ہوا۔

(مرتب: محمد یونس)

تنظیم اسلامی نوشہرہ کا تفہیم دین پروگرام

تنظیم اسلامی نوشہرہ کے زیر اہتمام 7 اپریل 2009ء کو مغرب تا عشاء رفیق تنظیم جناب عامر صدیقی کی رہائش گاہ پر تفہیم دین پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں تنظیم میں نئے شامل ہونے والے رفقاء اور اُن کے دوست و احباب کو مدعو کیا گیا تھا، جن پر رفقاء نے کسی حد تک فکرِ تنظیم پہلے ہی واضح کر دیا تھا۔ امیر تنظیم اسلامی نوشہرہ قاضی فضل حکیم نے ”دین کیا ہے، ہم سے چاہتا کیا ہے اور کرنے کا اصل کام کیا ہے“ کے موضوع پر وائٹ بورڈ کی مدد سے مفصل بیان کیا اور تنظیم اسلامی کا تعارف اور طریق انقلاب پیش کیا۔ بیان کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد نمازِ عشاء باجماعت ادا کی گئی اور پھر رات کا کھانا ہوا، جس کا اہتمام عامر صدیقی نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کھانے کے بعد رفقاء و احباب کا تعارف کروایا گیا جس کے بعد 3 احباب نے باقاعدہ تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ اس پروگرام میں 10 رفقاء اور 5 احباب نے شرکت کی۔

(مرتب: جان نثار اختر)

تنظیم اسلامی بی بیوڑ کا ماہانہ اجتماع

18 اپریل 2009ء کو بی بیوڑ کے مقام پر رفقائے تنظیم بی بیوڑ کا ماہانہ اجتماع ہوا جس میں رفقاء کے علاوہ مقامی احباب نے بھی شرکت کی۔ یہ پروگرام بعد از نمازِ عصر شروع ہوا، اور رات نو بجے اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے پہلے حصے میں تنظیمی لٹریچر ”فرائض دینی کا جامع تصور“ کا مطالعہ اور مذاکرہ ہوا، جو نمازِ مغرب تک جاری رہا۔ بعد از نمازِ مغرب درسِ قرآن ہوا۔ مغرب اور عشاء کے درمیان وقفے میں مذکورہ بالا نشست جاری رہی، جس میں منتخب کتابچے کا مذاکرہ کیا گیا۔ عشاء کی نماز کے فوراً بعد بیعت کی شرعی حیثیت حدیث کی روشنی میں واضح کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ واضح رہے کہ دروس کی ذمہ داری خود امیر مقامی تنظیم جناب ممتاز بخت نے نبھائی، جبکہ مذاکرہ کی نشست میں تمام رفقاء نے مل کر حصہ لیا۔

(مرتب: ولی اللہ)

حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع

حلقہ لاہور کا سہ ماہی اجتماع قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے تذکیر بالقرآن سے ہوا۔ تنظیم اسلامی شیخوپورہ کے امیر قیصر جمال فیاضی نے سورۃ الحج کے آخری رکوع کے حوالے سے تذکیر بالقرآن کی ذمہ داری نبھائی۔ اس کے بعد شمالی نمبر 1 کے امیر جناب عبدالرزاق نے خصوصی گفتگو کی۔ انہوں نے رفقاء کے جذبۂ عمل کو اُبھارتے ہوئے کہا کہ داعی الی اللہ بننا ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے اب یہ بات بے حد آسانی ہو گئی ہے کہ آپ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو سی ڈیز، ڈی وی ڈیز، کتابیں سننے اور پڑھنے کے لئے دیں۔ اس گفتگو کے بعد حماد خالد فیاضی نے ”سیرت النبی ﷺ کا عملی پہلو“ کے عنوان سے ایک دلپذیر گفتگو کی۔ انہوں نے رفقاء کو

سیرت کے عملی پہلوؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ کردار کی طاقت کے بغیر محض آیاتِ الٰہی کی تلاوت سے لوگ آپ کے قریب نہیں آئیں گے۔ سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ سخت دھوپ میں جب چند پرند بھی نہیں رہتے تھے، میں اپنے مالک کا کام کر رہا ہوتا تھا تو اچانک شفقت بھرا ہاتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوتا تھا جو مجھ سے آ کر فرماتے تھے، بلال! تم آرام کرلو تمہارے حصے کا کام میں کر دیتا ہوں۔ یہ تھا وہ شخصی کردار جس نے لوگوں کو آپ ﷺ کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اور دوسری طرف حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں پہنچا دیا؟ تو سب صحابہ کرامؓ نے بیک زبان ہو کر کہا تھا، ہاں آپ نے حق نصیحت و خیر خواہی ادا کر دیا۔ فیاضی صاحب نے کہا کہ دین کا ابلاغ ہماری بھی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم عمر کے کسی حصہ میں اپنے بھائیوں، دوستوں اور رشتہ داروں سے اپنی امکانی حد تک یہ گواہی لے سکتے ہیں کہ الا ھل بلغت؟ ذرا سوچئے، ابھی ہم اسوہ حسنہ سے کتنے پیچھے ہیں؟ اس کے بعد ڈاکٹر اقبال حسین نے ”دعوتِ دین میں اخلاق کی اہمیت“ کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے آنحضور ﷺ کی حدیث مبارکہ ”میں اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں“ کی طرف توجہ دلائی۔ نعیم اختر عدنان نے ”جماعتی زندگی میں سمع و طاعت کے تقاضے“ پر گفتگو کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے ملٹی میڈیا کی مدد سے حلقہ لاہور کی سہ ماہی رپورٹ کے نمایاں خدوخال رفقاء کے سامنے پیش کیے۔ اُن کے اختتامی کلمات کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (مرتب: یونس)

بقیہ: اداریہ

اور اُن کے طریقِ جہاد سے اختلاف ہے، اُنہیں اِس اختلاف کا بھرپور حق ہے اور اُس کے اظہار کا بھی حق ہے۔ اُنہیں تحریک نفاذِ شریعت محمدی سے اختلاف ہے نفاذِ شریعت محمدی سے تو معاذ اللہ اختلاف نہیں۔ وہ اِس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے نفاذِ شریعت محمدیؐ کے لئے کیوں نہیں نکلتے؟ محض صوفی محمد پر تابڑ توڑ حملے کرنے سے تو امریکہ اور ہمارا سیکولر دانشور طبقہ فائدہ اٹھائے گا۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ دین کے تمام خدام مل بیٹھیں اور طے کریں کہ نفاذِ شریعت کا کون سا طریقہ صحیح ہے، وہ اپنائیں اور نفاذِ شریعت کے لئے تحریک چلائیں اور قرآن و سنت کو پاکستان کے آئین میں حقیقتاً بالادست بنائیں۔ صوفی محمد کی تقلید ہم پر یقیناً لازم نہیں لیکن نفاذِ شریعت کے لئے تن من دھن نچھاور کرنا تو ہم پر لازم ہے۔ صوفی محمد کا طریقہ کار اگر غلط ہے تو بھی اپنے اخلاص کی بنیاد پر وہ اللہ کے ہاں اَکہرا اجر پائیں گے۔ ہمارا کیا بنے گا کہ ہم صوفی صاحب کے خلاف بیان تو جاری کرتے ہیں لیکن مثبت کام کرنے کے حوالہ سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ کیا میٹھے میٹھے وعظ اور سجے سجائے ہال میں منعقد کردہ سیمیناروں میں ہونے والی پرجوش تقریروں سے متاثر ہو کر حکومت پاکستان میں شریعت نافذ کر دے گی۔ ہم علماء کرام کی خدمت میں عرض کیے دیتے ہیں کہ دین کے خدمت گاروں کو اِس وقت نفاذِ شریعت کے مسئلے کو Do or die کا مسئلہ بنانا ہوگا۔ نفاذِ شریعت کا سوات کے حوالہ سے جو غلغلہ ہوا ہے، شاید قدرت نے ہمیں آخری موقع مہیا کیا ہو۔ اگر ہم نے یہ موقع بھی ضائع کر دیا تو قانونی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ہم ناکام ریاست ہوں یا نہ ہوں، نظریاتی لحاظ سے ہم یقیناً ناکام ریاست ثابت ہوں گے۔ آئیے، ہم اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا ایسی صورت میں ہم امریکہ اور سیکولر حضرات کے ایجنڈے کی تکمیل میں مددگار اور معاون ثابت نہیں ہوں گے اور پھر ہم اللہ کی عدالت میں اِس بات کا کیا جواب دیں گے کہ تم نے صوفی کے غلط طریقے کے مقابلے میں صحیح طریقے سے جدوجہد کیوں نہیں کی۔ اگرچہ اللہ چاہے تو اپنا فیصلہ جب جہاں اور جیسے چاہے نافذ کر سکتا ہے لیکن زمینی حقائق ظاہر کر رہے ہیں ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔

افکار و آراء

نبی کریم ﷺ کی سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص سے محبت کی حکمت

(یہ خاتون قرآن اکیڈمی (کراچی) سے فارغ التحصیل ہیں اور صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو اپنا اُستاد سمجھتی ہیں۔ موصوفہ کے نزدیک سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص دراصل کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ کی تشریح ہے، جنہیں قرآن حکیم کے اختتام پر لانے کی ایک بڑی حکمت ہے۔ موصوفہ نے اپنے خیال کی تائید حاصل کرنے کے لیے صدر مؤسس کو ایک خط لکھا، جسے صدر مؤسس نے پسند فرمایا۔)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب............السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خصوصی رحمت کے بعد ہم آپ کے بے انتہا ممنون ہیں کہ آپ کے دروس نے ہمارے اندر قرآن کی زبان سیکھنے کی تڑپ پیدا کی اور یہاں منعقد ہونے والے دورۂ قرآن نے ہماری گہری وابستگی اِس قرآن اکیڈمی سے کر دی جہاں سے ہمیں قرآن فہمی کورس کے ذریعے آپ سے اور آپ کے شاگرد اساتذہ سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس علم کو ہمارے لئے نافع بنائے اور آپ تمام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

یوں تو قرآن حکیم کی ہر سورت نبی کریم ﷺ کو نہایت محبوب تھی، لیکن بعض سورتوں سے آپ خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے معمولات میں تھا کہ آپ عشاء کے بعد وِتر کی آخری دو رکعتوں اور فجر کی سنتوں (یعنی دِن کے آغاز اور رات کے سونے سے پہلے والی نماز) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ مغرب کی دو سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعتوں میں بھی اِس حوالے سے یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اِن دونوں سورتوں سے خاص عقیدت غالباً اِس وجہ سے ہو کہ سورۃ الکافرون، کلمہ طیبہ کے حصہ ”لا الٰہ“ اور سورۃ الاخلاص ”اِلَّا اللّٰہُ“ کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے اور کلمۂ طیبہ کے دوسرے حصے کی کامل تکمیل تو خود آپؐ کی ذاتِ مبارکہ سے ہے۔

اس حوالے سے اس بات کا بھی خیال آیا کہ مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے یہ بات بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ جس طرح آپ نے شرک کے مفصل دروس کے اختتام پر یہ بات فرمائی تھی کہ اگر غور کیا جائے تو ہر گناہ کی بنیاد کسی قسم کا شرک ہی ہے، تو اس طرح اگر ایک عام مسلمان ہدایت کی تڑپ لے کر جب قرآن حکیم کے اختتام پر پہنچتا ہے تو وہ ہر قسم کے شرک سے اعلان برأت کر کے، سورۃ الاخلاص کے ذریعے اپنے خالقِ حقیقی کی معرفت حاصل کر لیتا ہے، گویا اِسے تصدیق بالقلب والے ایمان کی پونجی نصیب ہو جاتی ہے، جس کی ابلیس ملعون سے حفاظت کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) عطا فرمائیں اور جس کے جواب میں مزید ہدایت کے لیے سورۃ الفاتحہ جو قرآن حکیم کے آغاز میں ہے۔

آپؐ کو سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص سے خاص محبت کے حوالے سے جو حکمت میں سمجھی ہوں، اِس پر انشراح اِس لیے ہوا کہ یہ مبارک خیال رمضان المبارک میں آیا اور پھر اتفاقاً اِس بات کی تائید دعاؤں کی مشہور کتاب ”حصن حصین“ (از امام محمد بن محمد الجزریؒ) میں کچھ ترمیم کے ساتھ دیکھ کر انتہائی مسرت و حوصلہ افزائی ہوئی۔

بنت عبدالحمید صدیقی، کراچی

MULTICAL-1000

Calcium+Vitamin C & B12 + Folic Acid Sachet

BOOST CALCIUM

BEFORE, DURING & AFTER PREGNANCY

TASTY and TANGY

MULTICAL-1000

2 IN 1

CALCIUM

The growing fetus needs calcium for developing strong bones & teeth.

FOLIC ACID

Essential during pregnancy to prevent Neural Tubular Defect (NTD) in the developing fetus.

Calcium Supplement Guidelines

Recommended Calcium Intakes	milligrams per day
Pregnancy	
Less than or equal to 18 years	1,300 mg
19 through 50 years	1,000 mg
Lactation	
Less than or equal to 18 years	1,300 mg
19 through 50 years	1,000 mg

Source: Institute of Medicine, National Academy of Sciences 2002

Vitamin B12

- Promotes growth in children
- Needed for Calcium absorption

Composition:

Each sachet contains:

- Calcium lactate gluconate..........1000 mg
- Calcium carbonate..........327 mg
- Vitamin C..........500 mg
- Folic Acid..........1 mg
- Vitamin B12..........250 µg

Sweetened WITH ASPARTAME

M-1000/DMU/04-08

PHARMA

NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD

www.nabiqasim.com

your Health our Devotion